

دیجھا

یا قرآن مسلمانوں صدر الملت اہمین ایسید مجید یا قرآن صدر ز شہید کی سوانح
لکھنے گئی لکھنی جاری ہے اور مخدوف عوام سے لکھنی جاتی رہے گی۔ تفہیف کی
بہمگیر دعوت اور مصنفوں کی بہمگیر شخصیت دلوں اس نقطہ عرض پر ہیں کہ صدر
شہید کی حیات ایک جامع کتاب اور آپ کی ہر کتاب ایک ذندہ "شخصیت"
ہے۔ آپ کی نورانی فکر ہر درمیں ہزاروں چاند ستارے تخلیق کرتی رہے ہے
گی۔ چراغ سے چراغ چلتے رہیں گے جہالت کے اذھی سکر شکست کھاتے
رہیں گے۔

خبر شہادت کیسا تھا آپ کی سوانح حیات اخبارات درسائل کے علاوہ
کتابوں کی صورت میں بھی شائع ہوئیں۔ مگر زیر نظر نشر یہ کچھ تفصیل د
اضافہ کے ساتھ ہے۔ آئندہ دنیا سے دین والش جس قدر بیدار ہوتی جائیگی
جو تفہیف و مصنفوں ادا کرتی رہے گی اس سانحہ اعظمی پر میر سعید نبایات
و خیالات نے دیباچہ کی تفصیل کا تقاضہ کیا اس درمان میں نیم ماہی۔

"تہذیب المکاتب" موصول ہوا۔ حضرت پیام اعظمی کی نظم
پڑھنی آپ کے صرف ایک شعر بلکہ ایک مفرغہ نے وہ لقت اصلہ پورا کر دیا

"ہدمی کو نہیں آک عہد کو مارا تو نے"

(پیام اعظمی)

اس مفرغہ کو طبقہ مزید کچھ زکھنے کے باوجود مطہر ہوں۔

"یو شعیفیضی الحسینی"

مُحَقِّقُ الصَّدِّيقِ يَسْوُفُ رَبَّانِي أَمِيمَةُ الْمُحَمَّدِ بَاقِرُ الصَّدِّيقِ

نشیہ یافت - محمد باقر الصدر رحم

ابن سید حیدر رح

ابن سید اسماعیل رح

ابن سید صدرالدین رح

ابن سید صالح رح

ابن سید محمد رح

ابن سید ابراہیم شفیع الدین رح

ولادت - بمقام کاظمین (بغداد) ۱۴۲۵ھ زیقعدہ ۱۳۵۳ھ

(سید دحوالارض یوم متوقم ظہور سجۃ العصر)

اپکے خاندان کی اکثر شخصیتیں عراق ایران اور لبنان میں جلالات علمی کی
بان پر مشہور مدعاوں ہیں جن میں سید صدرالدین الصدر قم میں وہ مشہور
ہرچ وقت تھے کہ اکثر مشرق وسطیٰ دہندوستان کے اکثر اہل علم آپکے مقلد تھے اور
مرجع شیعوں کے مذہبی امور میں سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ شیعہ اپنے امور مذہبی
میں (جیکہ مذہبی ان کا ہر عمل مذہبی ہوتا ہے) (اس شخصیت کی طرف رجوع
کریں اور اس کے مسائل کے مطابق عمل کر کے اپنی رسمتویت) ذمہ داری سے

بری الذمہ ہوں۔

سید محمد الصدر - ۱۹۱۴ء میں حکومت برطانیہ کے مقابلہ میں جو انقلاب

روہنا ہوا اس انقلاب کے قائدین میں آپ کا اسمگرائی بھی نہایاں طور پر پر قابل ذکر ہے۔

اسی مقام پر آپ کل ذکر بھی مناسب ہے کہ الفتاویٰ زمان کی قیادت علماء کے بالکلوں میں رہی اور اس انقلاب میں حکومت برطانیہ کو شکست اھمیتی طور پر سید موسیٰ الصدرؑ - آپ لبنان میں شیعوں کے (لیڈر) تنظیمی و سیاسی ہونے کے علاوہ مشہور تنظیم "امل" کے حركت مؤسس اور قائد بھی تھے تو میں مجالس اجتماعی اور مشیحی (حکومت میں شیعوں کی نمائندگی) میں ایڈیٹریٹریلی

"امل" لبنان کی دہ سبے ٹرمی اور اہم شیعوں اگنر لیشن ہے جو اسرائیل کی جاریت اور دیال کے مقامی عیاسیوں کے مقابلہ میں اسلامی انقلاب کی رہنمای تنظیم - پارٹی ہے۔ یہ تنظیم سید موسیٰ الصدر کے زیر قیادت تھی اب جس کی قیادت علمائے اعلام کے متعلق ہے۔

اس وقت جن علماء کے بالکلوں میں تنظیم عمل کی قیادت ہے ان میں زیادہ تر دہ علماء میں جو آیت اللہ محمد باقر الصدر کے شاگردوں میں ہیں۔

سید عبدالحسین مشرف الدین رح جبل عامل (لبنان) میں قیام فریادی آپ نے لبنان کے اس لاپرواں میں کامیاب دار ادا فرمایا جو فرانشیزوں کے مقابلہ میں تھا۔ یاسی امور میں بازنظری در جہاد عملی کے منظاہرہ کے علاوہ آپ کا مشہور مقبول علم کار نامہ کتاب الموجعات صورت میں ہے جس کا اردو ترجمہ دین حق کے نام سے شائع ہو کر ہندو یاک میں اس قدر مقبول ہوا کہ اس کی طلب روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہے

اور اس کتاب کی مقبولیت میں اضافہ ہوتی ہوتا جا رہا ہے۔

سید حیدر الصدر کی سوانح حیات جو امام شرف الدینؑ کی تحریر کردہ ہے اس میں آپ سید حیدر الصدر کے بارے میں تحریر نہ مراتے ہیں کہ سید حیدر الصدر فقہ و اصول میں کم عمری میں اس درجہ کی شخصیت کے مالک تھے کہ آپ کا نام اسلامی تاریخ میں نہایاں اور ممتاز مقام حاصل ہوا اور مبالغہ نہ ہوگا اگر بھاگنے کوئی اس پا یہ کاہنیں ہے جو آپ کے علوم اسلامی میں ہیلخ کر سکے۔

سید اسماعیل لشکر شہید سید باقر الصدر کے جدید امجد تھے۔ آئیہ اللہ

شیرازی کے بعد آپ کو مرجع حاصل ہوئی اور مرجع تقدیر ہوئے۔ **والدہ گرامی** شہید باقر الصدر کی والدہ گرامی شیخ عبدالحیم آل یسین کی صادقیں۔ آل یسین عراق کی تاریخ میں ماننا ہوا علمی خانوادہ ہے۔

آپ کی عمر صرف چار سال کی تھی جب سر سے باپ کا سایہ اٹھا اور آپ کے یہی قسمی کا دور آگیا۔ باپ کے انتقال کے بعد آپ کی تربیت آپ کی والدہ غلطہ اور آپ کے بڑے بھائی سید اسماعیل کے زیر سایہ ہوئی۔ سید اسماعیل عراق کے مشہور ذمرون بنیاب پر نکلنے۔

ما فوق العادہ ذہانت کا منظہ ہبھر اسلامی تاریخ کے متعلقہ مصائب میں صرف دس سال کی عمر میں آپ پنج روڈیتے تھے۔ وہ اعلیٰ مصائب اور علمی مباحث جو درجاء جتنا پڑھنے سے ہمیں طلباء و چندر علماء سے درس لیکر سمجھتے ہیں وہ آپ بجز امتاد کی مرد کی صنعت طالوت سے ہے۔ لیتے اور گھبرا یوں تک پڑھ جاتے تھے۔

ابھی صرف گیارہ سال کی عمر تھی جب اپنے اس کم عمری میں علم منطق کا گہرما رکھا
کیا اور ایک کتاب تصنیف کی جس میں اور نظریوں پر لبس لئی گیا۔ ایسے ایسے اعتراض دارد
کیونکہ اور تنقیدیں کیس جنکا جواب نہ ہوا۔

بارہ سال کی عمر میں اپنے بڑے بھائی سید اسماعیل الصدر سے اصول کا
درس لیا اور صاحب مصالح الاصول کی آراء، (فکردادت لال) پر اس طرح تقدیر فرمایا کہ جلد
علماء سے خراج تحسین حاصل کر لیا۔

ہجتت۔ ۱۹۶۳ء میں آپ مختلف اسلامی علوم و معارف کی تحصیل جاری رکھنے
کے لیے بحفل اشرف تشریف لائے اور شاہزادہ میں آپ مختلف اسلامی علوم و معارف
کی تحصیل جاری رکھنے کے لیے بحفل اشرف تشریف لائے اور شاہزادہ میں آپ کو
امیرۃ اللہ شیخ عباس الرشیشی نے اپنے رسالہ علیہ کے مسائل پر (جن مسائل پر اتفاق ہواں
پر تعلیفیہ "لمحفظ" کے لیے مدح فرمایا ہیں ان مسائل پر آپ کو اپنی رائے اور تحقیق دیج
کرتے کی دعوت دی اب وہ منتظر ہگئی کہ آپ شیخ محمد رضا آں لیں کے درمیان
میں سنایاں طور پر پہچانے جانے لگے۔ ایک مرتبہ آپ کی غیر معمولی صلاحیت کا اظہار
امضیح ہوا کہ شیخ محمد رضا آں لیں (نیز دیگر علماء) کے زوال عین (نجاست کے طاہر نویکیہ
سلسلیں چافوریا درخت پر اگر بخاست لگ جائے تو بخاست خود بخود زائل ہو شکے
پیدا ہو جگہ پاک ہو جاتی ہے) کے تحقیقی مسئلہ پر اپنے مفایہم اور اپنے استنباطات و تحقیق
کا اظہار فرمایا جسے سنکے محمد رضا آں لیں نے آپ کے پاس آ کے اُس نوجوان طالب علم
کو کچھ لگائیں ۔ ۱۹۷۴ء میں ہر قرآن صدر نے علماء مصوبوں کی لاقافی تصنیف
انسانیکلوپیڈیا کی صورت میں غاییت الفکر کے نام سے پیش کی مگر اس کی صرف ایک

(انتہائے فکر) بلیح، ہو کر شائع ہو سکی۔

آپ صرف تین سال کی عمر میں مجتہد تعلیم کر لیئے گئے جبکہ بالعموم نہیں اجتہاد تقریباً پاس کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔

آپ کا درس خارج ^{۱۳۴} نے ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴ھ میں آپ نے طلباء کو اصول کا درس فارج دینا شروع کیا جبکہ آپ سے درس لینے والے اکثر طلباء عمر میں آپ سے بڑے تھے اس وقت آپ کی عمر صرف پچھیں ۱۳۴ھ سال تھی۔

آپ نے فقہ کا درس خارج ^{۱۳۴} میں شروع کیا۔

آپ سے درس خارج لیتے وालے طلباء

ہملا گروپ ان کا ^{۱۳۴} سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴ھ میں فارغ التحصیل ہوا۔ اور آپ سے تحصیل علم کرنے والے دوسرے بیج نے ۱۴ ربیع ^{۱۳۵} کی مگر ان میں سے زیادہ تر یادِ قید کیتے گئے یا قتل کئے گئے۔ آپ کے فائدہ قید ہو جاتے کے بعد اور طلباء کے قتل و مقتول ہونے کی وجہ سے دوسرا بیج بھی لضافت نہ کر سکا۔ آپ کی اعلیٰ استعداد صلاحیت خداداد کا منظاہر صرف فقه و اصول کے میدان میں ہیں ہو بلکہ آپ کے کتنے ہی نئے خیالات نئے علمی مباحث میں جگہ پائی بلکہ پچ تو یہ ہے کہ آپ نے ردا یتی اجتہاد کو اک نیا رُخ دیا اور تحقیق کے میدان کو وسیع سے دیکھ تر بنایا یہاں تک کہ اجتہاد کے احسن ارتکبی میں عقل کو گون سامنہ مقدم حاصل ہے۔

فقہ اصول فقہ کے علاوہ جن نئے انقلاب پر درخیالات سے دنیا علم کو ردشتاس کرایا ہے اس اعلیٰ اسکر و تحقیق نے تاریخ اجتہاد میں آپ کو اپنے

علماء کے ہم ملپہ کر دیا سچ و دینی کام جہناں اکی تقسیم شدہ شخصیتیں ہیں ہٹلاموستِ حوزہ علمیہ بجف اشرف (حوزہ) شیخ طوسی رحم جامع فتح الملاعہ نید رضی اور علامہ حلیہ حبیبی مسلم البشت عالمانہ فقیہت ائمۃ شخصیت۔ آپ نے اسلامی علوم و فنون کے مختلف میداںوں میں نہ صرف قدم رکھا بلکہ اپنی ذاتی فکر و عقل عرفانی کی روشنی میں ہر قدم پر نی روشی کا باپ کھول دیا ہے۔ آپ نے مادیہ جدلیہ حقیقت عالم مادہ ہے اور ایسی ابتدائے خلق ہے اس پر نقد ترقید لکھی ہے۔ اس طریق اثبات کو جگہ ترجیح انجمنی اور حرمین زبانوں میں ہوا اور تنقیذگاری نے تسلیم کر دیا کہ اس موضوع پر سب سے بہتر تحریر آپ کی ہے۔

آپ نے مادی جدلیہ طریق فنکر کی عمارت کو جڑ سے منہدم کر دیا اور اسلامی اساس پر خیالات کی وہ عمارت تعمیر کر دی جسے مادی طرفانوں نے عرصہ سے بڑا بریاد کر رکھا ہے اسلامی اقتصادیات پر تو نہ ایک سند بلکہ اس موضوع کو اسلامی تدبیت کی رکشی میں روشناس کر انے والی بہلی سہتی ہیں جس موضوع کو شاید قدرت نے اپنے اس پر خلوص مجاہد کے لیے اب تک لوگوں سے چھپا رکھا تھا اور جب یہ مجاہد آگے ٹھھا جس کی روشنائی اور جس کا خون دلوں ہی مذہب کی لقصویریں نئے رنگ بھرنے والے سمجھ تو قدرت نے اس موضوع سے پر دہ اٹھا دیا اور وہ موصلعات اور نئی نئی راہیں جو اب تک غیر معلوم بلکہ غیر محوس تھیں باستصدر نے اس کا نظارہ کیا اور دینا کے سامنے اسے پیش کر کے آئندہ آنے والی لشنوں کے لیے بہترین دراثت کا سامان مہیا کر دیا۔ آپ کی اسلامی اقتصادیات

پر تحقیق اور اعلیٰ تحریر دل نے عالمی شہرت ہی حاصل رکھی بلکہ اسلامی کا فرنیتوں میں علمیت کے حفندھے گاڑ دیتے۔ آپ مرچع تقدیم ہونے کے علاوہ علم کے بحوث خارج تھے اور جنگلی زید اسلامی خیالات میں آپ نے جن نئی راہوں سے روشناس کرایا ہے اُن سب کام کرنے کی خال قرآنی آیات ہیں جنکی روشنی میں آپ نے ذہنوں کو سہ گئے بڑھایا، مختلف اسلامی ترقیاتیں اور گناہ نزدیکی نے آپ نے رابطہ قائم کیا اور اکثر موظفوں کے پر آپ نے استفادہ کیا جن میں اسلامی بینک جو توہی ترقی کے لئے بینا دی حیث رکھتا ہے آپ کے استنباطی اصول پر اسلامی بینک کی مختلف مراکز اور رشتہ خیں قائم ہوئیں جن میں الحیث المحتالی (کوکو) (کوکیت، میں) اور بینک اسٹریٹ قرض حسنہ ایران میں پہلی مرتبہ قائم ہوئے قوم کو لین دین کے شرعی طریقوں پر گامزن کیئے ہوئے ہیں۔ آیت اللہ حجین الحکیم کی وفات کے بعد آپ کو اس لحاظ سے اور زیادہ مقبولیت ہوئی کہ عہدیت حضرات جوہریت اللہ الحکیم کے معتقد کئے اکھروں نے آپ کی تقدیم کر لی۔

آپ کی اعلیٰ صلاحیت اور تسلیم شدہ اجتہاد کے پیشی نظر اکثر حضرات نے آپ کا عملیہ شاریعہ ہونیکے قبل ہی تقدیم شروع کر دی۔ کچھ مقلدین کی القاس پر مسائل کے سلسلہ میں آپ کی پہلی کتب الفتا وی الارجح اور دوسری مجموعہ مسائل مہماج الصالحین کے نام سے شائع ہوا۔ کتنے ہی نئے مسائل جو دور عاضہ کیلئے شامل فرمائے ہیں۔ آپ کا نظر یہ تھا کہ تسلیم یافتہ طبقہ کو اسلامی تعلیم سے بہرہ درکیا جائے۔

چنانچہ اکثر ممالک میں طلبہ علوم حبیدہ نے الفرادی اور اجتماعی طور پر بحث کی یہ
یہ حصہ لیکے اور اس سے مناشرہ ہو کے اسلامیات کا درس لینا شروع کیا۔ اور اسلامی
تعلیمات کے مطالعیہ کی طرف امّل ہوئے۔

آپ کا نظر یہ تعلیم صرف شیعوں کیلئے نہ دنہ تھا بلکہ آپ کی خیال تھا کہ قرآن پر
ایمان و تعلیم رکھتے وائے تمام مسلمان قرآنی اور اسلامی تعلیم سے تخفید ہوں اور
زندگی کے مختلف راہوں میں ان تعلیمات کو رہنا بنا میں یہ حقیقتاً رستہ الہمیت تھی۔

(چنانچہ زمانے پر موقع دیا تو امام جaffer صادق علیہ السلام سے درس لینے والے بزارہا
بزار طالبان علم میں مختلف نژادیوں کے لوگ تھے جو آپ کے دریائے علم سے سیرا ہجتی
یہی دہ دعوت لنظر اسلامی نقطہ نگاہ تھا جنکی بدلت عام طور پر عراق
ایران، لبنان، سودان ساؤحہ افریقیہ، ثم خلیج عرب کے تمام ممالک میں
بلایت فرقہ دہ دھب آپ کی تعلیمات کے پرورد ہیں۔

بر محمد حبیب المشریط اپنے استفاظی سائل اور اپنی تحقیق کو علیہ
کی صورت میں شائع کرتا ہے اس محن میں آپ جو تحقیقات پیش کیں اور جن مسائل
پر روشن ڈالی ان میں ایسے موضوعات ہیں جو آپ سے پہلے دنیا کے سامنے نہ آئے
تھے اور لوگ اُن سے نا دافت تھے ان میں سے کچھ مسائل دہ ہیں جنکا موضوع
یہ اور تحقیقات ان کو کھی ہیں مثلاً اقتصاد یا اسلام میں بیکنگ سسٹم سے
سرو شریار جی (خزانیات) دغیرہ آپ کی بیانات کرتا ہیں ایسی ہی تحقیقیں مجددین پر فوز ہوتی
ہیں اور اپنے دین کو دین کرنے کی درج ہیں اور اکثر کرتے ہوں میں آپ نے تفصیل کے ساتھ
ان مسائل کو بس ان فرمایا ہے جنہیں کچھ کتا بھیں کتاب کا نام درج ذیل ہے جو مطبوعہ ہیں

- ١، غاية الفكر في علم الأصول (أصول ونقد برانهاي نونك)
- ٢، فلسفتنا (همارانلوف)
- ٣، اقتصادنا (همارا اقتصادي نظام) ٢ جلد
- ٤، الإنسان المعاصر والمشكلات الاجتماعية
(دور حاضر الإنسان اور (اس ك)) اجمت على مشكلين
- ٥، إسلامي بينك
- ٦، الأصول المنطقية للاستقراء (منطق)
- ٧، بحوث في شرح العبرة الوثقى (٣ جلد) (نونك)
- ٨، دروس في علم الأصول (أصول ونقد برانهاي نونك تقارير)
- ٩، مباحث الاليل المنطقي (ادب لتطور بيان)
- ١٠، تعارض الأدلة الشرعية
- ١١، وجود امام زمانه بر تحقيق
- ١٢، ولما يتثبت ثبات بر تحقيق
- ١٣، المرسل والرسول والرسالة (مجھیجہ دارا احمد بینا میر
(پئی)، اور سینام
- ١٤، نظرۃ عامۃ فی العبادات
- ١٥، احكام الحج
- ١٦، لمحۃ فقیہۃ عن دستور الجمهورية الإسلامية

١٦) خلائق الانسان وشهادة الانبياء

١٧) منابع القدر في الدولة الإسلامية

١٨) منهاج الصالحين

١٩) الفتوى الواضحة

٢٠) ماذا تعوف عن الاقتصاد الإسلامي

٢١) الصورة الكاملة للاقتصاد في المجتمع الإسلامي

٢٢) الخطوط التفصيلية للاقتصاد في المجتمع الإسلامي

٢٣) الاسئلة العامة لبناء المجتمع الإسلامي

٢٤) التفسير المحسوسي للقرآن

٢٥) اختلافات

٢٦) فدك في التاريخ

شہزادت آیت اللہ شمینی نے اپنے ایک میلڈرام اس مضمون کا روایت کیا کہ آپ جسی عظیم شخصیت کے خلاف حکومت عراق کے روئیہ اور ظلم و تشدد کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں اس کے جواب میں عظیم مجاہد آیت اللہ صدر نے تحریر فرمایا۔ ”میں صرف خدا کے نام کو دنیا میں پھیلنے کیلئے خدمت کر رہا ہوں اور سوائے خدا کے میں کسی کا خوف بھی نہیں کرتا اور اس بات پر لقین کا مل رکھتا ہوں کہ آخری شکست اس کے دشمنوں کی ہوگی۔ اس واقعہ کے بعد جون ۱۹۶۸ء میں آیت اللہ باقر الصدر کو اس خوف سے مقید کر دیا گیا کہ عراق میں بھی ایرانی طرز

کا انقلاب روشنانہ ہو جائے۔ بہر کیف آئیکی ہمیشہ بنت الہدیؑ نے (جو اسلامی اعلیٰ علوم دینیہ کی عالمہ الحقوی) آپنے گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے عورتوں میکی تحریک کی اور طلباء سے کو منظم کیا۔

۲۲۔ عراق کی بخشی گورنمنٹ نے اس عظیم عالمائۃ علمی شخصیت کی گرفتاری کے شدید روزِ عمل کا خوف کرتے ہوئے اور اپنے اثرات سے خوف کھا کر رہا تو کر دیا مگر آپ کو سخت خادمی میں رکھا گیا کہ بھائیتے بچے اہل دعائیں کو بھی ملاقات کی اجازت نہ ملی اس کے بعد آپ کی شہادت سے قبل نو ماہ الحیہ گزرے کہ جنیں حکومت کی طرف سے مختلف راہوں سے بار بار کوشش کی گئی اور آپ پر زور ڈالا گیا کہ آپ ایران میں آئیت اللہ جمینی کی انقلابی گورنمنٹ کے خلاف کوئی بیان دے دیں اور ایران کی موجودہ حکومت سے ناپنڈیدگی کا اظہار فرمادیں مگر آپنے یہی جواب دیا کہ آئیت اللہ جمینی نے وہی سچھد کیا ہے جو مسلم اسلامی تہییر کے لیے ثانیان تھا۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ آپ مسلمانوں کو (بعشی) حکومت پارٹی میں مسلمانوں کو داخل ہونتے یہی اجازت دے دیں اور یہ اعلان کر دیں کہ اس کے اصول اسلام کے خلاف ہیں ہیں — مگر حق پندرہ در حق گو آئیت اللہ نے اس مطالبہ کو یہی کہ ٹھکرا دیا کہ بعثی حکومت اور بعثی پارٹی میں شمولیت کو اسلام کے مطابق قرار دینا بالکل ایسا ہے جیسے مسلمانوں کو بجاۓ کے گر جا اور حجرا پ کی عبادت (Attendance to pray) کی اجازت دے دی جائے یا سمجھت کو کلکا نکلا حکم دے دیا جائے۔ آخر بر طرح کوشش کر کے جیسے کوہت ناکام ہو گئی

توہ اپریل نتھلے کو آپ کو گرفتار کر کے بند اور گئی اب رہ پڑے اُن لوگوں کا نام تھے
کیلے کہا گیا جو اسلامی اپوزیشن پارٹی (حوزہ الدعوۃ اسلامیہ کے ارکان تھے
مگر اس مطابق میں کبھی جب حکومت کامیاب نہ ہو سکی اور آپ نے کسی ایک کا نام
نہ بتایا تو آپ کے بارہ سارے بچے کو آپ کی آغوش میں قتل کر دیا گیا۔ بائپ
بچے کو تڑپ کر مرتا ہوا دیکھا مگر عزم واستقلال میں فرق نہ کیا (حقیقتاً آپ
نے وہ بہت انداز فتویٰ صادر فرمایا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ سلام کیلئے منیکے
ندہ سہی عیش پارٹی میں شامل ہونا حرام ہے) آپ کے فرزند کو قتل کر دینے کے
باد جو دباؤ اُن لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے عزم و ارادہ میں کوئی فرق نہ آیا تو
آپ کی بہن بنت الہدیؓ کو بھی آپ کے سامنے سخت اذیت کے سامنے قتل
کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ عیش زید سے بھی علم و ستم میں اس خیثت سے
بازی نیکے کہ امام حسینؑ کو قتل کرنے کے بعد کم سے کم آپ کے فرزند امام زینؑ
علیہ السلام اور آپ کی بہن جناب زینؑ کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔

آیت اللہ کو اب طرح طرح کی اذیت میں دی جانے لگیں آپ کی دار ہی
اد جو ہر کو آگ سے جھاس دیا گیا اور خبیر سے زخم پر زخم لگانے لگے ۲۰ خرداد
۱۹۶۸ء اپریل کو اعظم مقدس سنتی کو قتل کر کے آپ کی شہادت کے ہونے والے
ردِ عمل کے خوف سے تاکہ عوام میں ہنگامہ نہ برپا ہو کافی رات آپ کی
لاش بجف اشتر میں آپ کے بھائی سید اسماعیل کے والہ کر دی اور طرح
چسرا غ علم و سکر گل ہو گیا مگر اس کی چھوڑی ہوئی روشنی طالبان منزل
کیلئے مشعل را ہے۔

۱۳۵

تفسیرت نامہ امیت اللہ الفطیمی

رُوحُ اللَّهِ الْمُبُوْدِيِّ الْمُحْسِنِ الْمُلْكِ

اَمِيَّةُ اللَّهِ سَيِّدُ بَاقِ الْعَالَمِينَ شَهِيدُ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ

کی شہادت پر آپ کا حسب ذیل تفسیری پیغام شائع ہوا۔

بِالشَّهِمِ الْمِنْ حَرَيْمٍ — اَتَأَسِّيْرُ وَإِنَّا إِنَّسٍ رَاجُونَ

حکمر خارجہ کے وزیر اعلیٰ کی نیز دیگر ذراں سے یہ خبر حادثہ عقلیٰ
ہنایت شدید غم کیسا تھا معلوم ہوئی کہ **اَمِيَّةُ اللَّهِ شَهِيدُ رَحْمَةِ اللَّهِ بَا قِ الْعَالَمِينَ**
اور ان کی ہشیرہ کمرہ مظلومہ جو علم و اخلاق کی معنکی تھیں اور علم و ادب
کے میدان میں ان کی سہی قابل فخر تھی یہ دونوں نظام بعث عراقی کے ہاتھوں
شہادت رفیعہ کے درجہ پر فائز ہوئے اس خبر سے دل زخمی ہو گیا۔ شہادت
وہ دراثت ہے جو آیت الشر صدر اور ان کی ہشیرہ جسی باد قارہ ہستیوں
کو اپنے پیشوادوں سے دراثتاً ملی ہے اور (اسی طبع) ظلم وجود بھی ان (بعشی)
ظالموں کو اپنے جیسے پیشواد ظالموں سے دراثت میں ملا ہے۔ اسیں شکر ہیں
کہ ایسی باعظمت ہستیوں کا اسلام کی فتح و کامرانی کے لیے ایسے ظالموں
کے ہاتھوں درجہ شہادت پر فائز ہونا قابل تجھب ہیں ہے قابل حیرت یہ
بات ہے کہ مجاہدین حق آرام کی سچ پر موت کو بتول کریں۔ فلم
(حکومت بعث) کی مجرمین کے ہاتھ اگر (یہی) مجاہد ہستیوں کے خون سے رنگیں
ہوں تو مقام حیرت ہیں ہے محل حیرت یہ ہے کہ گروہ اسلام بالخصوص

اپلی عراق ایامیان دجلہ و فرات ایسی مصیبت پر جو اسلام اور الہبیت رسولؐ
کیلئے مصیبتِ عظمی ہے اُسے خاص شہنشاہی کی طرح دیکھتے رہیں اور حزب
بعث میون کو اپنے جرام و ظالم پر یکجا بعد دیکھے فخر کرنے کے لیے چھوڑ دیں
اس سے زیادہ حیرتناک یہ ہے کہ اسلام اور قرآن حکیم کو مٹانے کی
کوشش کرنے والی حکومت کیا تھا اور ایسے مجرمین کیا سکھ تعاون کریں
(خاتمش روہ کے اعات علی ظالم کے مرتکب ہوں) اگر اعلیٰ عہد یداری
اور افراط فوج ایسا کرتے ہیں تو ایک حد تک قابل تمجید ہیں ہے مگر میں
عراقی لشکر کے سپاہیوں اور عام فوجوں سے نا اسید ہیں ہوں (ادودہ و
بیچینی سے) منتظر ہوں کہ دہ جلد از جلد فوج سے اللہ ہو کر ظالم و جاہر حکومت
عراق کے خلاف انقلاب برپا کریں اور ایران کی طرح ظالم وجود کی حکومت
کا سختہ لکٹ دیں اور عراق کے دامن پر جو دھمکی اور کلگنگ کا طیکہ ہے اُسے
دھوڑا لیں۔

میں خدا سے اسید کرتا ہوں دہ ان مجرمین کے ظلم کی بساط جلد از جلد
لکٹ دے گا۔ نیز چیزیں نے حمادی الآخری سے تین دنوں تک کے لیے اس
عظمیہ مجاہد و علمی شخصیت کے ذکر کو زندہ رکھنے کیلئے یوم غم قرار دیتے ہوئے عام
تعظیل کا الملاں کرتا ہوں — جوہستی سفکرین اسلام مراجع دینیہ اور حوزہ
علمیہ کیلئے قابل فخر ممکنی خداۓ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ دہ اس مصیبتِ عظمی
سے جو دل چور ہو گئے ہیں انکو بخوبی اور سلاماً ہوں کی عظمیت کا سوال کرتا ہوں
والسلام علی عبد الصالحین — بر حمادی الآخرۃ شاداً طہ۔ رَدْمَ اللَّهُ الْمُوْلَى الْمُجْنَفُ

بعضی حکومت عراق سے متعلق آیت اللہ عہدی ائم کا بیان

ایران میں اسلامی تحریک ۲۰۰۳ سال سے چل رہی ہے۔ تمام سمازوں کے اتحاد کے دور کی یہ تحریک ہے۔ کسی صورت میں ۲۳ اگロ لائی ۱۹۹۵ء کو
انقلاب نے بکمل طور پر اس کو بدل دیا۔ اس نئے حکم سے ملک میں کمیونزم
آگیا۔ اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمیونزم کو القوتی ملی اور دہ سارے
ملک میں چھا گیا۔ اس ہبکٹ وبا کا اثر یہ ہوا کہ مکتب میں اندر اندر خلف شر
پیدا ہونے لگا جسے دہان کے عوام برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے
اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اس انقلاب کی مخالفت میں وہاں کیجیہ
پارٹی تام ہو گئی جس کا نام "اسلامی تحریک" دنामی پارٹی تھا۔ اس پارٹی
کا پہلا سبقہ یہ تھا کہ ایک اسلامی اسٹیٹ قائم کیجائے اور عوام کو صحیح
اسلامی تعلیم دی جائے اور یہ فرق بتایا جائے کہ صحیح اسلام کے پرداز اور
غیر دین میں فرنگ کیا ہے۔ کسی اسلامی تحریک کے لیے ہبھے اسلامی بیداری
صرداری ہے۔ حکومت اپنی جابرانہ طاقتتوں سے اس تحریک کو دہا دینا
چاہتی تھی مگر ہم صفتہ اپنی بقا اور تحفظ تک ہی محدود ہیں تھے بلکہ ہمارے
دہ خیالات جو حق اور سچائی پر بنی تھے اپنی توانائیوں کی بناء پر ان کو
برتری حاصل رہی اب ہماری حقیقی جنگ اسلامی ہے جو کوئی ٹبھی اسلام مخالف
پارٹی کی سکھ جاری ہے۔ مشرق دسطی میں یہ سبب دسرے سماں کے عراق
اس جنگ کے لیے سب سے بہتر اور مناسب نہیں ہے۔ یہ ہماری تین سماں کی تحریک

کی تو اپنائی اور جائف بیوں کا نتیجہ ہے کہ سلم فرزندوں اسلام آپس میں متحد ہوئے۔ عراق کی انقلابی حکومت نے یہ منفصلہ کر دیا ہے کہ حزب الدعوہ کے گذشتہ یا موجودہ ہمزاوں معاون سزا کے موٹ دیدینے کے قابل ہیں جب کہ اخبار "الف با" نے شارع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعثی پارٹی حزب الدعوہ سے کس قدر خالف ہے اور اسلام دشمن کھیونٹ پارٹی

کے خلاف انقلابی حکومت REVOLUTIONARY COUNCIL نے اس قدر سخت قدم ہیں اٹھایا (بینی کھیونٹ پارٹی جس کا دین نہیں ہے کوئی تعلق ہیں اس سے تعلق رکھنے والوں پر بعثی پارٹی نے جب تر د جرم عائد کی تو اکھیں بھی ایسی سخت سزا میں ہیں دی گئیں جیسی سخت اذیتیں اور سزا میں اسلامی اور نہ بھی قانون کے مانند والوں کو دی گئیں) ابتداء میں بعثی پارٹی کے انہوں غیر نہ بھی قومیت اور جمہوریت Secularism & Democracy کے مل جائے ہوئے تھے۔ ان کے نزدیک اسلام کا رفارم کوئی شرعی ہیں۔ اسلام کو خوکھیل اور دوسرے حیالات و اصول سے بے سیاز ہیں مجھے (بینی اسلام کے مکمل دین ہونے پر بھی لیقین ہیں) اس طرح کے غلط اصول انہوں نے عراقی اعم پر اُن کی صحت کے خلاف جبراً نافذ کر دیئے۔ اور ان کو اپنے حیالات کا آزاداً اظہار کا موقع ہیں دیا۔ انہوں نے بغیر نہ بھی حیالات و اصول کو طلبیں اور نظام درس و تدریس میں داخل کر دیا اور بعث پارٹی کا ممبر جبری طور پر بنا نامہ پڑھ کیا۔ حکومت نے نیشنل سیکورٹی آفس کا جھوٹی دفتر قائم کیا جس کے ایکٹ محلہ کا منفوب بھی یہ ہے کہ اسلامی انقلاب کو پنج دین سے اکھاڑ پھینکا جائے ان کا یہ ردیتی کس طرح کے اسلام کو

ظاہر کرتا ہے اور کیوں کر اسلامی ہو سکتا ہے۔ یقیناً ظاہری طور پر منازوں اور عبادتوں پر کوئی پابندی ہیں ہے مگر اسلامی شریعت کے اصول اقتضاؤ ایسا اور دوسرے طرزِ حیات پر نافذ ہیں کیونکہ یہاں تک کہ اسلامی فناشن (نہ ہی رسم اور اس طرح کے اجتماع کو بھی جبوراً کم سے کم پہمانہ پر برداشت کرتے ہیں۔ حد یہ ہے کہ فوجان جو مسجدوں کی طرف جاتے ہیں تو یہ ان کے پیچے سایہ کی طرح لگ رہتے ہیں۔ مسجدوں میں تاک پر اذان تک کی مخالفت کیجا تی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ ملند آدازوں سے پبلک کے کاموں اور آرام میں خلل پڑتا ہے اور جمعہ کے خلیل تک حکومت کی طفہ سے منتظر کر دہ ہوتے ہیں۔ (ارکان مذہب پابندی اور چیز کا نام ہے) اس سے بوث پارٹی کا رُخ معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر زندگی کی طفہ ہے۔ حکومت ان لوگوں کو جو غیر نہ ہی با توں کی مخالفت کرتے ہیں ملکے سائکوس قدر ظالمانہ سلوک کر رہی ہے اور اپنی سہیاناں سزا دیتی ہے اس کا اندازہ ہیں کیا جاسکتا۔

احمد بن البکر سابق صدر عراق نے ۱۹۷۲ء میں دُمنڈ (فرانس کے خلاف) کے نمائندے سے کہا کہ دوسرے سے زیادہ سیاسی قیدی لاپتہ ہیں جنکے لیے یہاں ہیں کہا جاسکتا کہ زندہ ہیں یا نہیں۔ حسن البکر نے کہا کہ دُنکو سخت سزا میں دینے کے لیے ایسے سہیار استعمال کیتے جاتے ہیں جنکے تکلیف دہ ہونے کا اندازہ یعنی نہیں کیا جاسکتا جس کی سخت سزا سے مر جائے ہی جسخ اُنہیں۔

”اَقْاتِمُ هَرَّدَ اَحَدَ كِبِيمْ سَعْيُوا لَات اور آپ سے جوابات“

سوال۔ عراقی قید خانہ میں اس وقت کتنے میاں اسی قیدی ہیں؟
 جواب۔ دو لوگ قید و بند پر یقین نہیں رکھتے اور اسی پر اتفاق ہیں کرتے بلکہ

انہیں قتل کر دیتے ہیں بھر اجنبیں تحفظ حقوقِ انسانی *Human rights and organisations* کا کام (جو بن الاقوامی اجنبیں ہے) اس کی رپورٹ کے مطابق بیس نیز ار قیدی اس وقت بھی قید کے سخت مصائب برداشت کر رہے ہیں جن میں سے دو سو هفتیوں کو قتل کیا جا پکا ہے اور باقی چار سو اپنی ہوت کا انطاکر رہے ہیں۔

عاتی حکومت نے ابھن تحفظ حقوقِ انسانی کو کمبھی موافقة کی اجازت نہ دی۔ سبکے زادہ انسانیت سوز مظلوم آئیہ اللہ محمد باقر الصدر پر کیے گئے۔ نو اگست ۱۹۷۸ء کا سل خانہ قید رکھے گئے جنکے دران نہ آپ کسی سے مل سکتے تھے نہ آپ کے پاس کوئی ملنے کے لئے چا سکتا تھا اس زمانہ میں آپ کسی سیاسی تحریک یا مخالف حکومت تحریک میں حصہ نہ لے سکے اتنی ہی پابندی کافی نہ سمجھی گئی اور آپ کو شہزادہ ہر اپیل کو بعد ادالائیکیا اور پانچویں دن جپا رشیبہ کو بیداری سے قتل کر دیا گیا جب نماہ کے عرصہ میں آپ کوئی ایسا اقدام نہ کر سکے جو حکومت کی نگاہ میں جرم قرار پاتا تو بعد ادال کی صرف چار دن کی قید میں وہ کون سے جرم کے مرکب بخوبی نیچوں میں آپ کو قتل کیا گی۔ حکومت کو صرف عوام پر یہ اڑ ڈلان مقصود تھا کہ جب دہ آئیہ اللہ محمد باقر الصدر جیسے بحق مردی کیسا کھا ایس سخت جا براز نہ تاوہ کر سکتی ہے تو دادر دل کے پیٹے کسی سختی اور جبر کی کی تھیں جس سے ۲۰ علماء دہنشوری کا بلا تکلف قتل کر دینا بعثت حکومت کا سکرے دیتے ہی رہا ہے اور ایسے مظلوم کا مرکب ہونا جو برطانیہ نے بھی علماء کے ساتھ ہمیں کیا دہ اس حکومت کیلئے معمول ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل ۱۹۷۷ء میں پانچ جیہے علماء کو صفت اس جرم میں قتل کیا گیا کہ وہ اسلام کے سچے رہنماء تھے۔ جن شہدار کے

امسٹر گرامی درج ذیل ہے۔

۱۔ شیخ عارف البھری ۲۔ شیخ عادالدین تبرزی (بن آیت اللہ تبرزی)

۳۔ سعید عزالدین قشیری - ۴۔ سید نور الدین طغرا ۵۔ سید احمد عسلی جلوہ خاں اور ان سے پہلے فید خان میں شیخ عبدالعزیز المیدری کا عظیم حادثہ قتل روکنا ہوا۔

سوال - کیا وہ لوگ آئے باقرالصدر سے خلاف تھے؟

جواب - آئے باقرالصدر عراق کے عظیم تین علماء میں اہم شخصیت کے حامل کھنجر کے قلمی کارنامے مختلف کرتے ہوں کی صورت میں ظاہر ہوئے ان میں سے خاص طور پر اس سلسلہ میں قابل ذکر القضا اونا (OUR ECONOMICS) اور فلسفتا (Philosophy of Economics) میں جگہ آپے اس حیثیت سے پیش کیا ہے کہ اسلام اپنے مکمل نظام حیات کی اکھ پیش نظر ہو جاتا ہے اور ٹھہنے والوں کو یہ علوم ہو جاتا ہے کہ حقیقتاً اسلام ہر رحاظ سے مکمل اور جامع قانون ہے۔ جو زندگی کے تمام شعبوں پر حادی ہے اور اس میں شک ہنہیں یہ صحیح روح اسلام کی برتری کو ثابت کرتا ہے جو بخش خیالات و نظریات کیلئے ایک کھلا ہوا ہلخال سوال - کیا حکومت کی نگاہ میں آیت اللہ صدر کی جیسی شخصیت عراق کیلئے دہی خطرہ مبتھا جو حیثیت سے ایسا ان میں آیت اللہ خمینی نے مقام حاصل کیا۔

جواب - ایسا ہو سکتا ہے۔

سوال - فی الحال عراق میں موجودہ حکومت کی کوئی قیادت کس کے ہاتھ میں ہے

جواب - اس سلسلہ میں کسی ایک مخصوص شخص کا نام لہنیں لیا جاسکتا۔ بلکہ تحریکی اجتماعی طور پر چل رہی ہے۔

سوال۔ وہ کون لوگ ہیں؟

جواب۔ مجھے آن کا نام بتانے کا حق نہیں ہے۔

سوال۔ الف لایہ گروہ کا مقصد صرف موجودہ حکومت کا تختہ المٹتا ہے یا مستقبل کے لئے کوئی منظم پر گرام بھی رکھتے ہیں جب سلسلہ میں اپنے مطالبات حکومت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔

جواب۔ کشمکش اور نزاع اس حد سے آگئے ٹھہر چکی ہے کہ وہ اپنی یادی حکومت کے ساتھ رکھیں یا حکومت کے کسی میمت پر مصالحت کر سکیں آئیۃ اللہ باقر الصدیرؑ کی شہادت کے بعد خصوصی طور پر عراق کے شیعہ کسی صورت سے حکومت سے نہ تقاضا دن کر سکتے ہیں نہ مصالحت۔

سوال۔ اگر کوئی ذمی الفلاح موجودہ حکومت کا تختہ اٹھ دے۔ اور یہ اعلان کر دے کہ وہ بعین ہنسی ہے اور یہ سوال کریں کہ آپ کے مطالبات کیا ہیں اور تمہیں کیا کرننا چاہئے تو آپ کیا جواب دیں گے۔

جواب۔ آن کے جواب میں (صفیر) اسلامی حکومت کے قیام کا مطابق ہو گا۔

شہید خامس آئیہ اللہ

البیل محمد باقر الصدر کے بارگاہ میں

شان ملت کے فقیہوں کی بڑھانے والے جرأت شم متار و کھانے والے
کھر بیا قوم کو پھر یا دلانے والے دار پر چڑھکے یہ آواز اٹھانے والے
کسی سلطان کی یہ دنیا نہ کسی شاہ کی ہے سائے عالم پر حکومت نقطہ اللہ کی ہے

کردیا وقت کے طافت کو شدروں نے دیدیا نظر افکار کو شہپر تو نے
یعنی چھلکا دیا جب علم کا ساغر تو نے بھروسایا ذہن کے کوزوں میں سند و قرنے
و گشید، بوش تجھ ڈھالے ہوئے افساؤں میں
دی اذال تو نے سیاست کے صشم خانوں میں

جنہیں خامہ تری کفر کو سیخا م اجل تیرے افکار سے باطل کی صفوینیں بھل
دے گی اور حشر تک دیرے نسل کی مشغل روشنائی تری خون شہدار سے انفضل
کلمہ پڑھوایا ہے اربابِ قسم سے تو نے کہ
کام سیخوں کا لیا نوکِ نسل سے تو نے

مرکزاً بھن اسرد فدا ہی بھت تو ساکن پرداہ غیبت کا سپاہی تھا تو
اُن کی زندہ دیدرا دگو اہی تھا تو یعنی مخلص آیات الہی بھت تو

تاج عزیت تھا پے قومِ عجَّت مرتیزا
شُح کی طرح سے ضو بار تھا حادثہ مرتیزا

تو نے بتلا یا کس سرما یہ وحیت کیا ہے مادیت کی زمانے میں حقیقت کیا ہے
جو کہ تاریخ بنا تی ہے وہ وقت کیا ہے دل جو مر جائے تو پھر علم کی تھیت کیا ہے
منطق افکار پر گندہ کی خیازی ہے
فلسفہ صرف داعوں کی ٹلا بازی ہے

شیشہ رنگت ایران و عجم توڑ دیا اشتراکیت و وحدت کا حصہ توڑ دیا
تیری تحریر نے سیکل کا بھرم توڑ دیا سارے باطل نظریات نے ہم توڑ دیا
زندگی قوم کی تھی پشت پناہی تیری
رسوئی و نجیی ذہنوں کو سیاہی تیری

تو نے دینا کو بتایا سبب من و گون یعنی راجح ہو زمانے میں خدا کا قانون
اشتافت انسان کا لکھور ہے زبول مارکس نے خود ہی کھلا دی ہر چہاں کو فیض
نکر بے دیں ہو تو الفاظ نہیں شتر ہیں
ان کتنا بول سے تو پھر کے حصہ ہم پر ہیں

تو نے بتلا یا کس پیغام سحر ہیں علماء دہر میں قبڈ اربان نظیر ہیں علماء
آج بھی دین الہی کی پر ہیں علماء داریت علم شہر بن ولیشہر ہیں علماء
تو رَچھل کا تے ہیں محفل میں چرانوں کی طبع
یعنی جلتا ہے قلم آن کا ایا غوں کی طرح

اب کوئی قوم کو نلکا رہیں سکتے ہیں جو کویا حل پر کوئی دار ہنہیں سکتے ہیں
 تو ہوا مقتل مگر ہار ہنہیں سکتے ہیں تیرے مقصد کو کوئی مار ہنہیں سکتے ہیں
 کون کہتا ہے کہ دہ شمع حرم و خاموش
 اب ہو بولے گا تیرا جو سلم ہے خدوش
 پھر بھی اب کون ہمیں شعلہ ثانی فی گا ہے
 فکر کو کون سمندر کی روافی دے گا
 کون لفاظ کو سیلاپ معافی دے گا
 کون اس تشدیدن قوم کو پانی دے گا
 ظالمو! روح یزیدی کو آجھا راتم نے
 ہدمی کو نہیں، اکٹ عہد کو مارا تم نے

بِّصَنْ ادب

حضرت پیام اعظم

اس وقت عراق جن تباہ کاریوں اور بر بادیوں سے دوچار ہے ایسے
بھیانک وقت ماضی قریب میں نہیں آیا حکومت کا موجودہ روایہ انسانیت میں
تعلیم یافتہ فوجاؤں، علماء، اور دانشوروں کی مسلسل گرفتاریاں،
سخت سزاویں اور سیاسی قتل اور مسلمانوں کو ملک سے باہر نکال دینا یہاں
بیرونی تک کرنے صرف بلکہ جو عراق کے اصل باشندے ہیں ان کو بھی ملک پر کرنا یہ
ہے خون اور آگ کا کھیل جودہاں کھیلا جائیں ہے مسلمانوں بالخصوص صاحب
علم کو خوزدہ کیا جاتا ہے اور ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ حالانکہ عیاںی مشزیز
کو کھٹے ہام اجازت ہے اور ہر طرح کی آزادی ہے کہ وہ اپنے موافق تبلیغ
اور پروپیگنڈہ کریں بلکہ اسلام کے خلاف کھٹے بندوں تبلیغ ہوتی ہے لگوں مسلمان
تحریر یا تقریر سے ان کے اسلام دشمن پروپیگنڈے کا دفاع بھی ہیں کر سکتے
اور ان غلط کاریوں اور شرارتوں کے یہ طرح طرح کے حلے تراشے کجھیں کجھی یہ کہا
جاتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے ائمہ یہ کبھی عیاںیوں اور یہودیوں کو مختلف
کاموں میں ایکپرٹ ہونا بتایا جاتا ہے اور اسرائیل سے یہودیوں کو برابر عراق
میں لا کے بسا یا جاتا ہے جب کچھ بچھی تو جواب یہی ملتا ہے کہ یہ یہودی اسرائیل
کے خلاف ہیں کبھی کبھی تو اکثر یہودی اپنے کو اسرائیل کا مخالف ظاہر کرتے ہیں
لگھتی تھیت تھے کہ یہ لوگ سب کے سب جاؤں میں۔ اور عراق میں جگہ جگہ

ان کو یہ کہنے آباد کیا جاتا ہے کہ یہ اسرائیل کے مقابلہ میں۔ اس طرح اسرائیل
چاہوں کا عراق میں جانکر بجھا ہوا ہے لبھی پارٹی کو اس کا یقین ہے کہ ان کے
خیالات۔ اسلام کے اصول سے مل نہیں سکتے اور اسلام اپنے اصرار کا
کسی سے سودا نہیں کر سکتا اور یہ بھی اپنی طرح جانتے ہیں کہ جب تک اسلام
کے اصول رائج ہیں مذہبی قیادت ہے یہ لوگ اسلام کے ہوتے ہیجئے کبھی کہاں
نہیں رہ سکتے اس لیے کہ اسلام کے جیتنے جاگتے اصول کے ساتھ کبھی دوسرا
اصول کا نہ بھجنے ہو سکتا ہے نہ اس کے اصول کے ساتھ کوئی دوسرا اصول ترکہ
رہ سکتا ہے اس لیے جس طرح ہو سکے اسلام کوئی دُبُّ سے اُخْهَار پہنچنے کو۔ یہ اخون
ہے کہ علماء اسلام کی قیادت مسلمانوں کی ترقی اور بھاکی صفائت ہے۔ بالخصوص
علماء عراق اس کی نہ صرف پوری صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ ان کی مرجدیت عصہ
دراز سے قائم ہے اور براہ راست یا باہرا واسطہ مسلمان اس رشیت میں ہنگامہ
ہیں اس لیے جیز علامہ پیشوایان قوم کو کسی نہ کسی بھائی سے قتل کر کے اس
مرکوزیت کو ختم کر دینا چاہتے ہیں جسکے ہوتے ہوئے مسلمان سوائے اسلام کے
کسی اصول کو ہرگز ہرگز نہیں اپنا سکتے۔

ماہیکل عقلی جوشامی عیسائی ہے باپکے لحاظ سے اور یہودی ماں کا بیٹا
ہے فلاسفہ اور بھی پارٹی کا پالیسی سیکر ہے اس نے صاف صاف اپنی
پالیسی کے ذمیں میں تین باتوں پر زور دیا ہے اس کی تحریر کا حصل یہ ہے

۱۔ بیش نظر م اور فلاسفی اس وقت تک پہنچ ہوئیں سکتے جب تک اس کے مقابلہ میں اسلامی فلسفہ اور نظام حیات ہے اس پر یہ صورتی ہے کہ اسلامی تحریک کو بخوبی سے اکھاڑ پھینکا جائے تاکہ لوگوں کے لیے صرف ایک ہی چارہ کا رہا اور اس کا طریقہ کاری ہے کہ اسلامی مرجعیت اور مرکوزیت کو ختم کیا جائے اور ان مذہبی تغیری میں فیتوں کی (جنکو وہ اپنی زبان میں رجحت پسند کرتا ہے) جس طرح بھی ہو جو دعویٰ و مٹا دیا جائے سب اس مقصد کی کامیابی کے لیے دبایں صورتی ہیں۔

۲۔ جو لوگ اس دام میں آسکیں ان کو اس طرح خریدیں کی کوشش کی جائے کہ ہمیتر ملازمت دی جائیں اعلیٰ عحدوں پر فائز کیے جائیں یا براہ راست دولت کے ذریعہ ان کو خرید لیا جائے اور اس طرح ترغیب تحریک کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کی جائے (یاد رہے کہ سی آنے کے ذہن دل بدلیات جو اسلامی ملکوں اپنی کامیابی کیسے اپنے اجھوں کو دیئے گے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے)

۳۔ ملک میں خوف دہراں کی فضا پیدا کی جائے لوگوں کو ڈرا یا ڈھمکایا جائے صورت ہو تو سخت سزا میں فری کے مرعوب کر دیا جائے تاکہ لوگوں میں طاقت کا مقابلہ نہ رہ جائے جو لوگ باز نہ آئیں انھیں قتل کر دیا جائے اور اس طرح اسلامی روح کو ختم کر کے لوگوں کو مجرور کر دیا جائے تاکہ بھی پارٹی میں داخلہ اور اس کے فلسفہ کو قبول کر لینے کے دہری را مکن نہ ہو۔

ان دشمنانِ اسلام کی چالیں ان کا طریقہ کار اور فرہ یہ ہے کہ جو بھی بیٹھی
ہیں ہے وہ کسی کتب خیال کا ہو وہ پارٹی اور حکومت کا دشمن ہے یعنی تنا
ہی کافی ہیں ہے کہ کوئی شخص کسی حکومت دشمن یا مخالف پارٹی کی فرد
نہ ہو بلکہ ہر ایک کو بھی پارٹی سے تعاون کرنا اور اس کے نظریہ کو جراحتوں
کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ کوئی غیر خامندر رکھے بھی بھی بیٹھی ظلم و ستم کے
پیسوں سے پچھے ہیں سکتا۔

عراق کے مسلمانوں میں کوئی ایسی فرزد ہیں ہے جو علماء، فقہائے اسلام میں
کسی نہ کسی کا پیڑا اور مقلد نہ ہو اور صحیح قیادت "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" کی فلاح کیلئے لازمی
ہے۔ اس کی صلاحیت اگر ہے تو صرف ان علماء میں یہ حکومت ان لوگوں سے علیم
خطروں محسوس کرتی ہے اور ان علماء اعلام ہی کا یہ اثر ہے کہ مسلمانوں میں بار بار
النفلاب کی اہمیت ہے اور حکومت کے ظاہری و باطنی منظاٹ کے خلاف پر زد
منظاٹ کے اکثر ہوتے رہتے ہیں جس سے حکومت صدد جبہ خالف ہے اور
اس کے خلاف حکومت کے منظاٹ اور سختیاں اس بات کا کھلا باؤ ابتوت ہیں
کہ النفلاب رومنا ہو چکا ہے۔ بعید از قیاس نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے
کہ بیٹھی حکومت کا شدید طبقتا ہوا احساس۔ اسلام کی مخالفت میں ہے اور کوئی
(غیر مذہبی) قانون اور روایہ کے سمجھی خلاف ہے اس کی بھی خوف و دراں ہے جسکی
بنابر قانون سکنی حکومت کا مخفیاً بن گئی ہے ورنہ عراق کے قانون میں واضح طور
بھر یہ موجود ہے کہ اس ملک کا مذہب سلام ہے۔ حکومت کے خطرناک عزم

کو اس سے بھی مجھا جا سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۹ء میں بہت سے سچائی اور بڑے بڑے
بُرخیں قتل کر دیے گئے جو حکومت کی زبان میں جاسوسی کے مجرم تھے۔ ان کی
جاندیدیں اور الماک صبغت کر لی گئیں اور بخبر بہ گواہ ہے کہ معمد صاحب اجنبی
مکہ میں اسلامی انقلابی زبردست حامی اور مدگار رہے ہیں خصوصی
طور پر اگر انقلاب کی قیادت علماء کے ہاتھ میں ہو تو اسی زمانے میں حکومت
کے علٹ طرز و طریقہ کی حیال فتح کرنے والے گروہ کے سرگرم کارکن علماء جذب
اور ہمارا م وقت آفی محسن الحکیم کے فرزند آفی مہدی الحکیم کے یئے سزا
موت کا حکم سنا یا گیا اور آپ کے بھائی باقر الحکیم کے ساتھ بھی یہی بتاؤ
کیا گیا۔ فریبہ ہی کے یئے ظاہری طور پر حرم یہ قرار دیا گی کہ یہ لوگ اسریل
اور امریکہ کے جاسوس ہیں۔ اور حقیقتاً یہ سبب تھا کہ ان کی ذات سے
حکومت کو اقتدار ختم ہوتا ہوا دکھائی دیتا تھا اور یہ خوف چھایا ہوا
تھا کہ اگر ان لوگوں کو باقی رکھا گی تو حکومت کا تحفظ اٹ جائے گا۔
چنانچہ ان کو گرفتار کر کے حکومت کے حوالہ کرنے یا حکومت کی مدد
کر کے گرفتار کرانے والے کے یئے دس ہزار دینار کے العاشر کا اعلان
کیا گیا۔

سنہ ۱۹۴۹ء میں برسر اقتدار بھی پارٹی نے تمام اسلامی جریدوں اور
محلوں کی اشاعت پر پابندی لگادی جس کے نتیجے میں تیس رسائل اور

اخبار بیند ہو گئے اور اس زمانے میں عالم جلیل شیخ عبدالعزیز بدرومی بھی حکومت کے ہاتھوں شہید کر دیئے گئے۔ اور سال ۱۹۶۴ء ان دو تلو دانشوروں کو بنداد میں قتل کیا گیا جو حکومت کی نیازیاتیوں کے خلاف ہزادہ بندر کر رہے تھے ان کی گرفتاری 'بنداد لیجانا' ان کے لیے قانون کی کافی اور ان کو قتل کر دینا یہ سارے امور صرف ۲۷ گھنٹوں میں انجام دیئے گئے۔ یہ خود اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ آن کے ساتھ الفاظ ہمیں کیا گیا بلکہ آن کو جلد از جلد راستے سے ہڑا دینا حقاً۔ اکھوں نے کسی عالم دین کا احرام باقی نہ رکھا یہاں تک کہ آئیہ اللہ با قیسر الصدر^ر کو جب کہ وہ بنداد اسپیال میں بیماری کے عالم میں داخل تھے آن کو بھی وہیں تھکر طیاں لگانے کی کوشش کی گئی۔

سال ۱۹۶۵ء میں حکومت نے حوزہ علمیہ (علم دین سچائی عالمی مرکز) کے اُن سماں طلباء کو بلکے باہر نکالا (یا جو غیر عرب تھے یہاں کہ اس سلسلہ میں تین ہزار فردوں عورتوں اور بچوں کو عراق سے بنا یت تکلیف نہ ورثت کیسا تھے نکلا گیا اکثر ان میں سے ایسے تھے جن کو گاڑیوں اور طڑکوں میں بھاکے غیر انسان سلوک کے سفا تھے عراق کی سرحد سے یوں ہی باہر جھپٹوڑ دیا گیا جن میں سے ایسے بھی تھے جو فیض راستہ ہی میں بوتا گئی۔

سال ۱۹۶۷ء میں آئیہ اللہ آوارتے صاحبزادہ کو گرفتار کر کے بنداد لے گئے اور

پا پنچ دیکھ علامہ کو بھی قید کر لیا گیا۔ جب ان علماء کو نجح کے سامنے پیش کیا گیا تو ان علماء نے جرأت ایمانی کے ساتھ نجح سے کہا کہ تو ہمیں بہت جلد جنت میں پہنچ رہا ہے مگر یاد رکھ دترے یئے آخری طفکانا جہنم ہے اور جب اپنیں سوئی پر حکومت ہایا جا رہا تھا تو وہ لوگ اللہ اکبر اللہ اکبر کے فکر کے بلند کرو ہے تھے ان علماء کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شہید علامہ الشیخ عارف البھری (جو آئیۃ اللہ صدیق کی تحریکات کو بعزاویں چلا رہے تھے)

۲۔ شہید علامہ سید امام الدین (جو مشہور مرح ائمۃ اللہ جو ادب تبریزی کے صاحب تھے) ہونے کے علاوہ خود بھل جیسے عالم اور مجتهد تھے

۳۔ شہید علامہ سید عزیز الدین قلنخی

۴۔ شہید علامہ سید احمد سید آں طعمر

۵۔ شہید علامہ سید حسین جلوخان

موخر الذکر دو توں باعلیٰ مون دعوہ پارٹی کے قالمدوں میں سے تھے جملوں نے اپنی اسلام کی بقا کے لیے قربان کر دیں۔

آئیۃ اللہ جہنمیں اسی وقت بخفت میں تھے۔ آپ نے بیش پارٹی کے خلاف ایک شدید احتجاج کیا اور کہا کہ ان کے اور شاہ کے کرو توں میں کوئی فرق نہیں۔

۱۹۷۶ء میں جو اربعین کا جلوس بخفت سے کربلا جا رہا تھا اسے نشر کیا

اور سیکڑوں نوجوانوں کو قید کر لیا جن میں سے آٹھ کو سچائی دیدی گئی۔ اور پندرہ کو عمرتید یا مشقت کی سزا معین کی گئی چین میں آفائے باقر الْحَکِيمُ (افزند آیت اللہ محسن الحکیم) جو باقر الصدر کے محمد اور لاثت شاگرد بھی تھے۔ جون ۱۹۶۹ء میں آیت اللہ باقر الصدر کو گرفتار کیا گیا مگر اس کے ردِ عمل میں شدید احتیاج ہوا اور نہ صرف عراق بلکہ خلیج عرب میں برطان شورش برپا ہو گئی اور حکومت کو خالفت اور مجبور ہو کر انہوں دن رہا تو میرزا نبہہ مگر فوراً بذخانہ قید کر دیئے گئے اس سال بزرداروں نوجوان علماء کو قید کر دیا گیا جن میں سے چار کو ہنایت بیدردی سے قتل کر دیا گیا۔ جنکے نام حسب ذیل ہیں۔

۱) حجۃ الاسلام سید قاسم شیر
 ۲) " سید صدر الدین قنپچی
 ۳) علامہ مجاہد شیخ محمد می سمادی
 ۴) حجا بد عبد السلام شیرکور

ان ناگفته ہیہ حالات کی وجہ سے اور مسلسل مخالفت اور دشمن ماؤں کی بناء پر عام طور پر لوگوں میں خوف و هراس کی لہر در ڈگئی۔ اگر کوئی شخص ازادی کی گفتگو کرتا تو اسے یا قید کر دیا جاتا یا قتل کر کے اس کی لاش اس کے گھر بچھ دی جاتی اور اگر اس سلسلے میں کوئی زبان کھولتا تو اس پر جاؤں ہونے کا الزام لگایا جاتا تھا۔ ان اقدامات سے اسلامی تحریک کو

اس وقت بظاہر ختم کھو دیا گیا مگر وہ چنگاریاں اندر اندر سلگتی رہیں اور اب صہی را کھیں دیں ہر سی چنگاریاں انقلاب کا شعایر بن کر ابھرتی رہتی ہیں۔

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء کو نصف شب میں سلح پولیس نے آئیۃ اللہ سید باقر حسن الصدّر کے مکان پر دھماکا دیا اور دروازے کو توڑ کر آپ کو بچ اپنے گھروں والوں کے نیز آپ کے مقعدین اور پروردگاروں کو جو تقریباً ایک ٹوکری تعداد میں سمجھے گئے تھے اسی تکمیل کیا گی جو آپ کی تحریک کے خاص کارکن تھے اور خونخواروں کے اجنبی ہتھاً حسین نے آئیۃ اللہ صدّر اور آپ کی ہمیشہ بہشت المبدیؑ کو ذیرِ رفاعؑ کی خاص گمراہی کی الرشید اس طریق میں مُتَقْلِ سر کے سقید کر دیا ہے اس خبر کے پھیلیتی ہی دنیا کے اسلام کے زعماء اعلیٰ اور تالیفین اسلام نے حقیقت حال کو معلوم کرنا چاہیا اور بجھ جو کچھ تقریبی علماء اور خاص لوگوں سے رابطہ تھام کیا جن رابطہ قائم کرنے والوں میں امارت کی درجخاصل ہم تھیں تھیں تو ان کو معلوم ہوا کہ ۲ بجے نصف شب کے قریب ۱۰ تا ۱۲ شب صبح دراً اور آپ کی ہمیشہ بہشت المبدّر کی لاش اپنی پیش دن میں دو پولیس گاڑیوں کے ساتھ آپ کو گھولائی گئی۔ یہ تاکید کرو گئی کہ کسی کو اس کی خبر نہ کی جائے اور راول رات دادی اسلام میں خابوشی سے دفن کر دی کیونکہ اذو و نسل اور کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ قتل سے پہلے ان کو شدید جسمانی اذیں دی گئی تھیں یہاں تکی کہ آئیۃ اللہ کی رائیں مبارکہ اور ہمیشہ کو آگ سے جُلس دیا گیا تھا اور آپ کی ہمیشہ کے سر کے بالوں کو بھی جلا دیا گیا تھا چہرہ کی کھال کھڑا ڈالی گئی تھی اور ہاتھوں اور سرپریزوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ چھوڑ دیے مار مار کے کچل دیا گیا ہے جس کے اثر سے لکھے ہوئے خون کے دھیتے باتی تھے

قارئین کے دماغ میں اس ساختہ کو پڑھکے چند سوالات کا بھرناظر ہے
۱ آئیۃ اللہ کی شہادت کا دلخی سبب کیا تھا۔

لیکن لوگوں کے اشعار وہ پر یقیقل واقع ہوا اور قتل کرنے والوں کو کیا فائدہ
حاصل ہوا اس قتل کے درپر وہ کتنے لوگوں کا ہاٹھ تھا۔ آئیۃ اللہ صدر جیسے
مرجح کو جن کی مرعیت سے امریکی کو شدید خطرہ تھا ان لوگوں نے اپنی
راہ میں اس لیئے رکاوٹ سمجھا کہ ہم پر ہی صحیح اسلامی قیادت سے لوگوں
کو سچے راستے پر جپلار ہے تھے اور صحیح برائیت کا فریضہ الجام دے رہے تھے
جو اسلام کے لیے تقویت کا سبب ہے۔ اور امریکی کو یہ بات اچھی طرح
علوم حکمتی کو مراجح کی موجودگی امریکی کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب
نہ ہونے دیتی گی اور ان لوگوں کو اپنی راہ سے بیٹھادینے کے بعد مشرق وسطیٰ
میں امریکی اپنے اخیر درسوخ کو بڑھانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

الفکا بیان کی کامیابی کے بعد امریکی کو جو تاخ بخوبی ہوا اس کے تحت
اس کے گروگے رابر عراق کے حالات سے چونکن رہتے ہیں اور ہر چھوٹی سے
چھوٹی بات پر لگاہ رکھتے ہیں تاکہ ان کی ہمکی کاٹے فریگز اسٹ کھبی کہیں
ان کے سارے بنے بنائے پلان کو خاک میں زمایا رہے ان کے خوف کی
اک وجہ یہ ہی ہے جس کے ماتحت ان کی پوری توحیہ عراق کی طرف بیجے
کر عراق کی سر زمین اسلامی الفکا بکیلے بہت موافق ہے جہاں سے
الفکا کی لہرس تمام مشرق وسطیٰ میں مھپیل سکتی ہیں بالخصوص ایران کے
الفکا کے بعد عراق ہی سے ان کی ساری امیدیں والبستہ ہیں دیگر استبا

کے علاوہ ایک خصوصی وجہ یہ بھی ہے کہ عراق ایران کا ایسا ہمہا یہ ملک ہے جس کی سرحدیں آپس میں ملی ہوئی ہیں اور ایران میں نوٹے فیضی عراق میں اُسی فیضی شیعہ ہیں اور اب عراق کے شیعوں سے ہر وقت اسلامی انقلاب کا خطرہ لاحق ہے شیعوں کے مذہبی عقیدے کے باخت اعلم کی تقلید واجب ہے اور وہ مراجع کے حکم کے پابند ہیں ان سے حکم سے جہاد کے لیے سیار رہتے ہیں اور یہ بات مشہور ہے کہ اب بیشتر عراقی شیعہ آئیۃ اللہ جمینی کے مقلد ہیں اور ان مقلدین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جب کہ آیت اللہ صدرؒ کی حیات میں بہت سے شیعہ آیت اللہ صدرؒ کی تقلید میں تھے اور شیعوں کے لیے یہ بات بھی معلوم ہے کہ وہ کسی مذہبی تحریک یا خلاف مذہب پارٹی سے کسی قیمت پر تعاون نہیں کر سکتے اور اپنے نہیں کے خلاف کسی بات کو ماننے کے لیے ہرگز سیار نہیں ہوتے نیز جبکہ آیت اللہ صدر، نے اپنے مقلدین کو یہ حکم دیدیا یعنی کہ وہ اسلامی احکام اور قانون کی تبلیغ کریں اور مخالف اسلام حریکوں کا مقابلہ کریں اس طرح کل انقلابی تحریک سامراجیت کے لیے ہنایت نقصان دہ تھی۔ امریکہ اور روس کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ عراق اگر ان کے حلقة اثر سے نکل گیا تو ایران کے ساتھ ملکر ایک مصنفو ط اسلامی حکومت بن جائے گی نیز اس کے اثر سے متحدا عرب امارت بھی یقینی یا ستم سے نکل جائے گی اور ایجمنٹ مشرق وسطی کے ہاتھ سے چلے جانے کا نتیجہ ہو گا کہ تیل کے ٹبرے اور اہم ذخائر جو

فوجی نقطہ نگاہ سے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں اُن سے امرکیہ اور روس نہ صرف محروم ہو جائیں گے بلکہ اسلامی حکومتیں بہت طاقتور ہو جائیں یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے میں الاقوامی تیاسی تحریک کے ساتھ کرتے دا لے گردہ عراق میں زیادہ سرگرم رہتے ہیں اور یہاں کے حالات سے زیادہ دل چسپی لینتے ہیں اور ہر چھوٹی طریقی خبر سے دافعیت دکھنا چاہتے ہیں اسلامی قیادت اور اثر کو ختم کرنے کے لیے امریکہ کا یہ پلان ہے کہ جو بھی دعوہ پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں یا اس کے نظریات کا اظہار کرتے ہوں ان کو چونچن کے ختم کر دیا جائے اس کے ماتحت بیش پارٹی کا یہی منصوبہ ہے جس کا برابر اظہار ہو رہا ہے اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جو بھی دعوہ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنا معاملہ موت سے بھرتا ہے اس لیے کہ یہی ہیں جو صحیح اسلامی اصول کا اظہار کرنے والے اور اس کی تبلیغ کرنے والے ہیں حق یہ ہے کہ دعوہ پارٹی واحد پارٹی ہے جو اسلامی اصول کو تو لا اور غلط رائج کرنا چاہتی ہے۔ دوسرا قدم حکومت عراق کا یہ ہوا کہ آیت اللہ صدر کی شہادت کے بعد کثیر تعداد میں علماء اور فناں نوجوان کو قتل کروایا گیا۔ انقلاب بیان کی کامیابی کے بعد سرکاری اعداد و سہمار کے مطبات میں ہزار سے زیادہ علماء اور نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا اور ان مقتولوں کی نتاد میں برابر اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

آیت اللہ صدر پر مرحوم جنگلوں نے زمانہ عزیزت الامم میں

مجلس شوریٰ کی تشکیل کی تاکہ زمانہِ حنیفت میں کارِ بُدایت کی متحده طور پر انجام دہی ہو سکے اور یہ پہلا اقدام ہم ہے جو اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آتا۔ یہاں تاریخی سخن اقدام کھا جس نے دو مختلف الحیال اور مختلف القید، اگر وہ کو ایک بلپریٹ فارم پر جمع کر دیا جسیں سے ایک اس بات کا عقیدہ رکھتا ہے کہ جانشین رسول ﷺ مجاہب اللہ متعین ہوتا ہے اور دوسرے اگر وہ اس بات کا قائل ہے کہ دیگر صورتوں کے علاوہ شوریٰ سے بھی اس کا تقریب ہو سکتا ہے اس طرح ایک بہت بڑی جملج جوسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان تھی اُسے ختم کر کے اسلامی اتحاد کا دھملی لفظ پیش کر دیا جسیں نے مسلمانوں کو طاقت میں آنے کے لیے نئی راہ پیدا کر دی آئیۃ اللہ صدر کی یہ خواہش تھی کہ مسلمانوں کو متحده طور پر مل جو کہ کام کرنا چاہیئے اور اسلامی تحریک کی کامیابی کے لیے اتحادیہ مسلمین ضروری ہے اور چھوٹی چھوٹی جماعتیں کی تشکیل کر کے اسلامی تحریک کا کام شروع کیا جائے تاکہ اس کا اثر معاشرہ پر صحیح مند طور پر ہو اور اسلام ایک مکمل منفرد اور ممتاز معاشرتی نظام ہے (جو صحیح طریقہ کار کی وجہ سے فلاج دارین کا حصان ہے) مرجیبیت کی تاریخ میں یہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے اس طرح کا اقدام کر کے بتایا کہ اس طریقہ کار سے ہمارا اسلامی معاشرہ رُدھر سکتا ہے اور اس سے اثرات سے اسلامی اصول ہمارے معاشرہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کے نتائج بہت سخت حکم ہوں گے

یہ دہ دو رکھا جب کسی مجتہد کے لیے اجتماعی طور پر قومی دلّی امور کی خدمت کا انعام دینا شان احتجاد اور سفار علماء کے خلاف بھاگنا جاتا تھا بلکہ ناجائز کے برابر بھاگنا در نادائقف لوگ اس بات پر فوراً اعتراض کرتے اور اسے ایسا جنم سمجھتے تھے جو ناقابل معافی تھا عام طور پر یہ بات کہی جاتی تھی کہ مجتہد کا کام صرف فتویٰ جاری کرنا اور جو معاملہ اس کے پاس آئے اس کا فقہی لحاظ سے فیصلہ دیدینا ہے اس دور میں یہ رجحان عام تھا کہ علماء کا کام کتب ہبھی علمی خدمات اور استنباط تک محدود ہے۔ سیاسی امور میں ان کی دخل اندازی مناسب ہیں۔

ایت اللہ صدیق بھیشیت سیاست کا ۱۹۵۴ء میں عراق

کی حکومت کے خاتمہ کے بعد سیاسی حالات ناگفتہ ہے اور قابو سے باہر کٹے برطانوی سامراج نے ہر شبہ حیات پر قبضہ جمایا تھا۔ لوگ آزادی کی سانس بھی نہیں لے سکتے تھے اور جو ہر لنظر جاتی تھی برطانوی سامراج ہی عراق میں نظر آتا تھا۔ اقتصادی اور سوچی دفاتر سے لیکے تیل کے ان چیزوں تک پر برطانوی اقتدار تھا جو عراق کے باشندوں کیلئے آبِ حیات کھما جاسکتا ہے۔

لوگوں کو یہ فیصلہ کرننا شکل ہو گیا تھا کہ کون سا طریق کا رسمی ہے اور کس کا ساتھ دیا جائے اس لیے گہر طرف برطانوی سامراج کے اثرات

ہمایاں طور پر چھائے ہوئے تھے۔

حکومت - حکام - نظام حکومت یہاں تک کہ حزب مخالف بھی سامنے گیا
ہی سامراجی تھا۔

آئیہ اللہ صدر نے محسوس کیا کہ اگر یہی سلسلہ رہا تو کسی نہ کسی دن کمیونزم
داخل ہو جائے گا چنانچہ آپ کا اندازہ صحیح نکلا اور یہ طائفی سامراج کے
اقتدار کا ادھر خاتمہ ہوا ادھر کمیونزم نے اپنے قدم عراق میں جمایلے جس کے
اصول مخالف اسلام ہیں۔

اسی زمانہ میں جب سیاسی معاشی اور اقتصادی حالات ابیر تھے اور
شکست خورde سامراج تسلط حاصل کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا
آئیہ اللہ صدر نے موقع شناسی کے انتہت مختلف سماں پر ہمایاں
اسلام سے گفتگو کی تاکہ عراق کے سیاسی معاملات میں دخیل ہوں
اپنے اُن لوگوں کو اپنا ہم خیال بھی پایا اور جو حقیقت حال سے واقف
نہ ہوئے کی وجہ سے ہم خیال نہ تھے اُن کو یہ بات دضاحت کے سمجھائی
کہ اگر اس وقت آپ لوگوں نے ہمتوانی نہ کی تو تینجی میں اسلام کو محنت
دھکی کے لگکے گا چنانچہ دن لوگ سبھی اپنے بخیال ہو گئے۔ اُن پر ایک اسلام
پارٹی قائم کی اور عام لوگوں کو یہ بتانا شروع کیا کہ اسلام کے اصول کیا ہیں اُن
وہ سندان اسلام کا عراق میں کیا طریقہ کار ہے یہ تھہرے کی ابتدار کھنچی چڑ
ہی مہینوں میں منتخب علما اور علمیہ یافتہ نوجوانوں کے اتحاد عمل سے وہ پارٹی
حرکت میں آگئی اور اسلامی تحریک زور پکڑنے لگی۔ آئیہ اللہ صدر اور

پارٹی کے طریق کار کے بھیت اور سحر یکٹ کو آگے بڑھانے کے لیے صدری
بجاویز کی ترتیب دیگزہ میں خود ذاتی طور پر حصہ لیتے تھے اس اسلامی گروپ کے
کے آپ باتی رہنما۔ لیکن رکن اسلامی حکومت کے قیام کے لیے دستور العمل
کے مرتب اور روح رواں سچے آپ کی بیداری میں سے پارٹی کو ظاہری
اور باطنی ترقی حاصل ہوئی اس وقت تک یہ بات عام طور پر محمد بن
وعلیم کے شایان شان ہیں بھی جاتی تھی۔ آئیت اللہ صدر کی درالہشی
بائیکیٹ میں اور باطنی نظری نے اسلامی صدریات کے لحاظ سے مسلمان
طریق سوار کو مسلمانوں کی عملی زندگی میں داخل کیا۔ نیجے میں لوگ دونوں
الخیال گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ جو آئیت اللہ صدر کا ہم
خیال اور آپ کا پر رکھتا جو عوام کو یہ سمجھتا کہ ہمارے چاروں طرف
کھیونزم کے خطرات پھیلے ہوئے ہیں اور اسلامی اصول و نظریات
ہی انسان کی دینی اور دینی کامیابی کی صفائت ہیں جنکو عملی طور
پر رائج کرنا چاہیئے اور دوسرا ہے وہ لوگ سچے جو حکومت میں رفتہ
میں سچے اور حکومت کے خلاف نہیں اصول کو رائج کرنا چاہتے لیکن
آئیت اللہ صدر[ؒ] کے عملی اقدام سے حق و باطل کی دھڑت ہو گئی
اور یہ صوب پر روشن ہو گیا کہ کھنکر کس طبق ہے اسلام کس طرف ہے

آئیت اللہ صدر مکملت مرجع

آپ نے صریحت کو اس طرح
معتارف کیا کہ مرجع کا فریبینہ صرف فتویٰ دینا اور کتب میں کریماں فقہ کی تحقیق
کرنا ہیں ہے بلکہ سیاسی سماجی معاشی اور معاشرتی حوزہ ریاست میں عملی طور پر
حصہ لیکے قوم کی قیادت کی ذہنی سمجھا لتا ہے اور یہی دلایت الفقیدہ کا

مفہوم ہے۔ فقیہہ کے ہاتھ میں جملہ نظام ملکی کا ہونا لازمی ہے اور یا لیا ہے، عسکری نظام ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی کا مرتفع کرنا۔ ان سبکو فقیہہ کے دائرہ اقتدار میں ہونا چاہیئے حب طرح رسول اللہ اور امیر المؤمنین علیہ السلام ابن ابی طالبؑ کے زمانہ میں یہ امور رائج تھے اس کا عملی نمونہ مکمل طور پر آیت اللہ العظیمی الحنفی نے ایران میں پیش کیا اور تسلیمی طور پر آیت اللہ العظیمی الحنفی کے دلائل اپ کی کتاب "لایت الفقیہہ" میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں) بالعموم شیعہ شوریٰ کے ذریعہ اس انتخاب کو جو دلایت فقیہہ کے سلسلہ میں ہو اس کے مخالفت ہے۔ اس کبی خاص وجہ یہ ہے کہ شیعہ عقیدہ کے مطابق خلافت ایک بیکیلے نص اور خلیفۃ اللہ کے لیے تعین ضروری ہے اور زمانہ عزیزی میں انتظام سیاستی اور ملکی کیلئے سربراہ کے انتخاب کو اکثر حضرات اسرار و شیعی میں دیکھتے ہیں، س یعنی شوریٰ کے ذریعہ منتخب کردہ فقیہہ کی سربراہی کے پاب میں ان کو غلط فہمی ہوئی یہ عقیدہ مسلم ہے کہ معصومین علیہم السلام اللہ کے معین کردہ ہیں بنی اورام منباب اللہ ہوتا ہے مگر زمانہ عینبت میں جملہ امور زندگی جن پر سیاست اور دینی دی حکومت کا اثر انداز ہونا ضروری ہے اور ہماسے نظام حیات کی تدارت اس بیناد پر قائم ہے جسے زندگی سے الگ نہیں کیا جاسکتا تو ہمارے نظام زندگی کے امور میں کس سے حکم کا لفاف ہونا چاہیئے کہ ہم شرعی احکام کے نفاذ سے بالکل ہی کنارہ کش ہو جائیں تو اسلام سوائے چند

اگر کان غیادت کے کیا باقی رہتا ہے اور اگر احکام شرعیہ ہمارے تمام شعبہ جات پر حاوی ہیں تو فقیہ کے علاوہ ہمارا طکم اعلیٰ اور کس کو ہونا چاہیے۔ اسکا ایک طریقہ صانع ہو کی ہوا کہ اسلام دشمن حکومتوں نے اسلام پر یہ الزام لکھا یا اور اس کے ذمہ اسلام کو ناقص بھٹرا یا کہ اسلام میں صرف اصول ضبط اور قاعدے تو ہر عملی طور پر اس کے لفاذ کے لیئے نہ کوئی صورت ہے نہ وہ عملًا نافذ اعمال ہونے کے قابل ہی ہے جبکہ نتیجہ میں اکثر بدشیر مسلمانوں نے دشمنوں کے اندر یہ اپنائی ہے۔ بلکہ خلاف اسلام نظریات قبول کر کے اکثر اسلامی تحریک کے خلاف صفت آرا ہو گئے اسکو سامراجی پروپگنڈے سے اور زیادہ تقویت ملی۔ حقیقت یہ ہے سامراجیوں نے اسلام کو فقصان پہنچا دیکھئے ہیں اس کا اور زیادہ پروپگنڈہ کیا تاکہ اسلام کو عملی زندگی سے دور کر کے نتیجتہ نیست و نابود کر دیں۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ رسول خدا^ا یا امیر المؤمنین^ع کے زمانہ میں کبھی یہ دستور ہمیں تاکہ نہ ہی امور اور سیاسی امور کو دھھوں لیتے ہیں کر کے علیحدہ علیحدہ حاکمیں کیے گئے ہوں بلکہ جدہ امور نہ ہی سیاسی نہیں امام خود اجسام دیتے تھے اور زندگی کے کسی شعبہ کو مذہب سے الگ کر کے تھیں سوچا جاسکتا۔ (مزید تفصیلات کے لیے آئیہ المدعا العظیمی الحنینی کی کتب لایت الفقیہہ لاحظہ فرمائیں جس کا ترجمہ اردو اور دیگر زبانوں میں موجود ہے)

آیت اللہ بھیت اُستاد و مُرثیٰ | آیت اللہ صدّقہ اپنے شاگردوں کے دوں سے اس طرح قریب رہتے اور ان کو اس قدر نزد کر رہتے کہ جسے باپ ان کی بھیتی اولاد، اور آپ کے شاگرد ایسے شفیق اُستاد کے زیر سایہ رہ کئے نہ صرف فقہی مسائل مزدوجیہ اور اصول کا درس لیتے بلکہ یہ شفیق اُستاد اپنے شاگردوں کو دوسری اہم ذمہ داریاں قومی ملی، اقتصادی معاشرتی مسائل سمجھا کے ایک مکمل عالم باعمل بنا دیا جو بھیتی جاگتی زندگی کی مشعل لیکے لوگوں کے لیئے راہ ہدایت واضح و روشن کرنے کے قابل ہو جاتے اس کے بعد آپ اپنے شاگردوں کو اجازہ دکالات دیکھا پانی دکیل پتا تے اور مختلف مقامات پر دینی اور قومی خدمات کے لیے معین

آیت اللہ صدّقہ کی تقطیعی سہمناٹی | آیت اللہ صدّقہ نے دعوہ پارٹی کی بنیاد ڈالی جس کے ارکان علماءے دین اور تعلیم یافتہ نوجوان تھے جو عراق میں بیٹ پارٹی کے جبر و استبداد کے خلاف کام کر رہی تھی۔ جب مکمل طور پر حرکت میں آگئی تو آپنے اپنے سے بزرگ علماء کو اپنا بھیاں بنایا اور یہ حلقة اس وقت اور وسیع ہو گیا جب دیگر علماء نے بھی آپ کی تحریک میں شمولیت اختیار کر لی۔ ذاتی طور پر آپ خود لوگوں سے ملتے اور برابر تقریریں کرتے۔ اس غرض پر کتنا بیس بھختے اور اسلام کے مقاصد کو علمی اور عملی طور پر لوگوں تک پہنچاتے، پہنچت تقدیم کرتے جنکے نتیجے میں نہ صرف عراق بلکہ دنیا کے اکثر علاقوں میں القلابی تحریک پہنچنگی۔

آئندہ صادر کی سماجی رسماں اور تاریخ کی ایسی ہمگیر شخصیت شاذ نا در ہے جو اچھاد کی اعلیٰ منزل پر فائز بھی ہو۔ اتنے مختلف موضوعات پر اس قدر کتابیں بھی تصنیف کی ہوں۔ دنیا میں علوم کی ترقی کے دور میں اسلام کا ترجمان بن کے ہر طبق فلکروں کتب خالی کو چیخ کرے۔ ان کے لیے لا کو عمل بھی پیش کرے۔ درس و تدریس کا مشغل بھی ساختہ ہو۔ انقلابی پارٹی کی تشكیل بھی کرے اسکے پر دگر امام بھی مرتب کرے۔ پارٹی کو آر گنڈنگز بھی کرے اور یہ سب کچھ صرف ۷۳ سال کی عمر میں انجام دیکے اپنی جان تک کی فربانی پیش کر کے عشت سعید اور مت سعیدا کا مرصد راقی بن جائے۔

۱۹۵۸ء میں زعیم وزراء علمیہ سخنیت آئیہ اسلامیہ اسٹاٹ ناظمی ایڈیشنز میں ایک کتاب بکھنے کی فرمائش کی تاکہ دنیا کو اس بات کے متعارف کیا جاسکے کہ موسسه اور اسٹارکی نظام ناقص ہے اور اسلام ایک مکمل اور بجا ہے نظام ہے۔ ایسی کتاب بکھونے کی ضرورت اس لیے بخوبی کہ اس زمانہ میں کھینچنے کا زور عراق میں ٹھوڑا باقاعدہ چنانچہ آپنے چھٹے ماہ کی قدمی مدت میں کپٹیل ازم اور کھینچنے کا غائر مطالعہ فرمایا اور وہ محرکہ آر اکا ب سخن فرمایا۔ اس کے بعد میں میں میں یہ ثابت کیا کہ اسلامی نظام فلسفہ سخن اس کے نام سے شہور و مقبول ہے جس میں یہ ثابت کیا کہ اسلامی نظام ہی مکمل نظام ہے اور ہر دو نظام انسان کے ناقص وہن کی ناقص پیداوار ہیں۔ مگر اس کتاب کی طباعت دائی حکومت نے ممنوع قرار دیدی چنانچہ

یہ کتاب دوسرے ملک میں شائع ہوئی جس کے مرطابہ سے دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں تبدیلی پیدا ہوئی اور خود عراق میں بھی لوگوں میں بیداری پیدا ہوئی جسکے نتیجہ میں کمیونزم کی جڑیں عراق میں کھوکھلی ہو گئیں۔ اس کتاب کی تکمیل کے بعد جب اسلامی نظام مفسطر رکر فلسفت اکی صورت میں دنیا کے سامنے آگئی تو اس بناء پر آئیۃ اللہ حکیم نے کمیونزم کو کفر الدحاد قرار دیدیا۔ فارین کی معلومات کے لیے اس کا ذکر کر دینا مناسب ہو گا کہ اس کتاب کی اشاعت کو بیس سال ہو چکے ہیں گواہ تک اس کتاب کا جواب مادہ پرستوں سے ممکن نہ ہوا کہ چنانچہ آئیۃ اللہ حکیم کے فتوے کا اثر یہ ہوا کہ اس کے بعد اسکو میں نظر نہیں شد کمیونزم کا انقلاب ہوئی جس میش علی الاعلان لوگوں نے اقرار کر لیا کہ اس فتوے سے کمیونزم اپنے سال پہچھے چلا گیا۔

آیت اللہ صدر رطبور یا ہر اقتصادیات فلسفت اکی دو سال بعد آپ نے "اقتصادنا" جیسی زلزالِ افغان تصنیف پیش کی جس نے دنیا کے تمام غیرislamی فلسفہ اور نظام کی عمارتوں کی بنیاد ہلاک کر کھدرا، اور اقتصاد نے جامعیت کے ساتھ و واضح طور پر یہ ثابت کر دیا کہ یہ پہلی ازم اور کمیونزم اتنا یہ تکمیلی نہ ہے۔ اس لحاظ سے آپ کو اولیت حاصل ہے کہ اس موضوع پر کامنے مکمل اور جامع طور پر اپنی تصنیف سے لوگوں کو اسلام کے اس اہم روح سے نصف روشناسی

کرایا بلکہ مظلمن بھی کر دیا
ان کتابوں کے علاوہ آپ کا ارادہ حقا کہ "ہماری معاشرت اور
ہمارا نظام" اس عنوان پر دو کتابیں لکھیں تاکہ دنیا کیلئے اسلام کو اس
بائیکے مقام کیا جائے کہ اسلام کا معاشرہ تمدن اور نظام
حیات کیا ہے مگر انہوں ایسی شخصیت، فلسفہ و جو رکاشکار ہو گئی اور یہ
چساں وقت سے پہلے گل ہو گیا اور آپ کی نیک خواہشات
دل ہی دل میں رہ گئیں۔

آپ اکثر تقاریر اور پیانات دور حاضر کے موضوعات پر
ہمیت اللہ اکیم کے ترجمان کی حیثیت سے پیش کرتے اور آئیۃ اللہ
الکبیر کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور آپ کی اکبرتی ہوئی
شخصیت یہ کہہ رہی تھی کہ کسی وقت آئیۃ اللہ صدر کی شخصیت آفایے
محن الکیم کی حجج پر کرو دے گی۔

آئیۃ اللہ صدر اجتماعی رہنماؤں کی حیثیت سے

اکثر حضرات جو علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد اپنا وقت یوں
پہنچتا اور تے ان کے سامنے کوئی واضح پر ڈرامہ نہ تھا جس کے باحت
وہ کمیونزم کا مقابلہ کرتے اور اس کے خلاف صفت آرا ہوتے ان
سب کو ایک حلقة میں داخل کر کے آئیۃ اللہ صدر نے ایک

جماعت کی تشكیل کی۔ اور اس کا نام جماعت العلماء رکھا۔ اور آن کے لیے یہ پر دگلام مرتب فرمایا کہ سب جماعتی طور پر کمیونزم کا مقابلہ علمی سطح پر بھی کرتے رہیں۔ چنانچہ تبادلہ خیال اور تقاریر وغیرہ کے علاوہ اس جماعت علماء کا ایک اخبار "الدعاۃ" بھی شائع ہوتا تھا جس کے ذریعہ اسلامی نظریہ کی تبلیغ ہوتی تھی اور دوسرے نظام کے نقالق سامنے آتے تھے۔ اور عوام کی انقلابی تحریک کی رہنمائی ہوتی تھی اس پر بات پر یقین رکھتے تھے اور یہی۔۔۔ آپ کی تبلیغ تھی کہ ہر شخص کو سہی در کی بینا د پر سماج کی ایکی کار آمد فرد ہوتا چاہئے تاکہ سماجی تحریک م حصہ رہ سکے۔

ہریہ اللہ صدیق نے ٹرے پہنانے پر عراق اور دوسرے ہمہایہ ملکوں کی آن پارٹیوں اکیتوں اور گروہوں سے رابطہ قائم کیا جو ہر پے مقاصد سے مسند تھیں اور کمیونزم جیسے نافض اور دشمن انسانیت فلسفہ کو اکھاڑ پھیلکنا چاہتی تھیں۔ اسی کے ساتھ آن لوگوں کو مفید مشورے دیتے رہے اور آن کی رہنمائی کرتے رہے جو اپنے ملک کو سامراجی پنجوں سے آزاد کرنا چاہتے تھے۔ آپ اپنے سہانوں کو برابر اسلامی کائف سنوں میں بھیجتے رہتے تھے اور بہت اچھے تعلقات اور رابطے آن سے قائم سریعہ پختے مثال کے طور پر "اسلامی اقتصادی کائف لس" Islamic Conference on Economics (ICIE) ۔

جو لیسا مس منعقد ہوئی تھی۔ اور عالم اسلامی آر گن نریشن Conference of the Muslim world organization میں منعقد ہوئی تھی اس سے روال بطا پانے نہ امید کے ذمہ فائدہ اٹھا۔
 آیت اللہ نے اس ڈھانچہ کی تکمیل میں عورتوں کے کردار کو بھلی نظر انداز
 نہیں کیا جو اپکے بنائے ہوئے نقشہ کا جزو گئیں۔ ڈھانچہ اپنے اس سلسلہ میں اپنی
 ہمشیرہ بنت اہمی کو اس طرح تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا کہ وہ موجودہ صدی
 میں عورتوں کی قیادت کی ذمہ داری سنبھال سکیں اور یہ انھیں (بنت اہمی)
 کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ خواتینِ عراق صحیح اسلامی تحریک پیدا ہو گئی۔

آیتہ اللہ صدّر کے خلاق و طواری آپ سلمی جلالت اور باعظمت قیاد
 کے باوجود ہنایت منحصر مزانِ باخلاق
 سادہ طبیعت تھے۔ آپ کی طریقی ہوتی مقبولیت کی بنا پر سماں افراطی
 کسی بہتر اور وسیع علاقہ میں رہائش اختیار کرنے کی استدعا کی گئی آپ نے
 مولائے کائنات کی تاسی بیس اس کو پسند نہ فرمایا اور اپنی اُسی پرانی رہائش گاہ
 میں رہتے ہوئے روزانہ دنیا کے نزدیک اور دور کے سچھی حصوں سے آیزا لائیں
 ہماؤں کی خاطر و تواضع بذات خود فرماتے تھے اس کا فرق سچھی نہ رکھتے تھے کہ کون
 کرسن و سال کا ہے بلکہ ہمان کا اکرام مساویاً ہوتا تھا۔ آپ قوم کے وہ
 قابل فخر نر زند تھے جنکو چھوٹے طریقے سمجھی کا اعتماد حاصل تھا۔ آپ کی خصوصیات

میں تخلی بہت زیادہ نگایاں کھایاں ہی سبب تھا کہ آپ نئے سے طے سائیں کو آسانی سے سمجھا کے شکلات پر قابو پا لیتے تھے۔ آپ برادرخانیت مشقت اور تندری کی کیسا تھا جملہ انور کی انجام دہی ہیں متنکر رہتے اور جو کام بھی آپ کے متعلق ہوتا ہنا بت حافظتی سے اس کی تکمیل میں نی رات ایک کردیتے۔

آپ طبیعتاً اس قدر حساس تھے کہ جب بھی کسی خدا می فلان کی خواہ ورزی یا اس کو لفڑانداز ہوتے ہوئے دیکھتے یا جب بھی آپ کو عالم ہوتا کہ کوئی وہم ساراجی باختروں میں پیرو رہی ہے یا کوئی مسلم بھائی اس کا سکا ہو تو آپ پاس کا بہت زیادہ اثر ہوتا اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کم عمری کے باوجود عارضہ قلب کے شکار ہو گئے تھے۔

لیسی جرات واستقلال کے ماں تھے کہ حکمران پارٹی کی دھمکیوں کی بھی پرداہ نہ کرتے ہوئے عمر بھر نبیر خوف اور جھوک کے بلند پوزم و ارادہ کے ساتھ میدان عمل میں گام زان رہے اور سہنادت کو تو آپ لغتِ الہیہ سمجھتے تھے اور اپنے افسنہ داں کو بھی اسی کی تلقین کی ہے کہ دسمبانِ دین کے نہیں مسلم داشد دیا تسلی کے موقع پر لغہ اللہ اکبر زبان پر چارچا رکھیں۔ آپ ہم کی تلقین وہ را آیا کا یہ اثر ہے کہ دخواہ پارٹی کی ہر فرد میں جانتا زی سفر نہیں

کا ایسا جذبہ ہے کہ موت کو گلے سے لگائے ہوئے ہے۔
 تقویٰ کے لیئے آپ کی بہایت حسین توجیہ ہی ہے کہ خدا کے
 سو اکسی سے ہرگز خالق نہ ہو جس کا اثر ہے کہ ظالم و جابر تشدید
 پنڈ حکومت سے حزب الدّعوۃ کے افراود قطعاً خالق نہیں
 ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے ہمیں ایسے نازک ترین قبیلہ
 میں دانیعِ مفارقت دیا جبکہ آپ کی سخت صورت صحیٰ۔ آپ کی قیادت
 ہمیشہ باقی رہے گی۔ آپ کی چھوڑی ہوئی تعلیم مسلم قوم کے لیے نہ بھجنے
 والی مشعلِ ہدایت ہے اور اس کی ذات بے لوث خدمات اور اصلی ہدایات
 کی بناء پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے باقی رہے آپ۔ عظیم اثاث قربانی
 اور مرصاصب و آلام سے سبھری ہوئی در دن اک شہادت کی بنارے
 زندہ چاہ دید ہیں۔ عالم اسلامی آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رکھے گی۔ راہ
 جہاد میں آپ کی ہدایات مجاہدین اسلام کی رہنمائی کرتے ہیں گی
 اور اس دور میں جب جہاد کا جذبہ تو کیا اس کا تصور سمجھی و ہفتہ لا
 ٹپچکا ہے آپ نے شہادت کی عظمت قائم سحر دی اور وہ ایمان
 والے جن کے مال اور جانوں کو خدا خرید چکا ہے اس طبق صحیح تبار
 کرد یا کہ صاحبان الممالک نہ آپنا مال اپنا مال سمجھتے ہیں نہ اپنی جان کو
 اپنی جان سمجھتے ہیں بلکہ اپنا سب کچھہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کو

ہر دم تیار ہیں۔

آئیت اللہ کے جرم قتل کو اس کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکت کہ قاتل ظالم اور جابر حکومت کا ایک احرقانہ فعل ہے اور بجھتے ہوئے چرانع کی بھڑک ہے اور فی گھبیرایا ہوا اقدام ہے جو تشدید حکومت پانے زوال کے وقت کرتی ہے۔ حقیقتاً دشمن اسلام حکومت کو بر بادی کے غار میں جاتے ہوئے ایک دھچکا ہے جس نے حکومت کی عمر کو کم سے کم کر دیا ہے اور عجزتیں بخشی حکومت صفحی تاریخ سے اس طرح مت جانیوالی ہے کہ اس کا نام دشمن بھی لشاہر باقی نہ رہے گا۔

آئیت اللہ اور ان کی بھیشہ بجادہ بنت الہبی اور ان میں میں کا خون نا حق تجوہدا کی راہ میں بہایا گیا ہے مگر گرسی ہمارے دلوں کو بر بادی سے اور ہماری رُگوں خون کھول رہا ہے اور سلم قوم کی یہ گھوم بخشی اس وقت تک طھتی رہتے گی جب تک اسلام کا پھریرا ان نضاؤں پر نہ ہمراۓ لگے جاں دشمن اسلام حکومتیں سلم قوم پر مخالف اسلام قوانین کو جراً نافذ کرنا چاہتی ہیں اسلام کو بھی کفر سے بحق دن نہیں کرتا اور سلم قوم کو بھی اسلام دشمنوں سے کسی قیمت پر سمجھوتہ کر سکتا ہے۔ صدر اسلام کا خون نا حق رائیگاں نہ جائے گا۔

جیکے اکیوں اکیوں قطرہ سے لکھی ہوئی اللہ اکبر کی آدازِ اسلامی فضائیں

گوئیں رہی ہے۔

اہیتِ اللہ کے قتل سے یعنی سمجھنا چاہیے کہ تحریکِ اسلامی سفر پر جگہی
یا حجت کی آدازِ دبگنی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ جوشِ دولوں کیم ہوا ہے تم
عزم و استقلال میں فرق آیا ہے۔ مجاہدینِ اسلام آپ کی تعلیمات و
ہدایات کی روشنی میں آن کے نقشِ قدم پر اس وقت تکی ہمگے بڑھتے
ہی رہیں گے جب تک منزلِ مقصود تک نہ پہنچ جائیں اور ان کی
منزل مقصود ہے اسلامی حکومت کا قیام

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالٌ حَمَدُوا مَا عاهَدُوا

اللَّهُ عَلَيْهِ؟ فَنَهَمُ مِنْ فَضْلِ خَبَرٍ وَمِنْهُمْ مِنْ

يَنْتَظِرُونَ وَمَا يَبْدِلُوا تَبْدِيلًا ۝ (پارہ ۲۱۔ سووہ اخڑا)

تحریر۔ ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا نے انہوں نے (جا)
تاری (کا) جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دکھایا۔ غرض ان میں سے بعض
وہ ہیں جو (مرکز) اپنی وقت پورا کر گئے اور ان میں بعض (حکم خدا کے)
 منتظر ہیجھے ہیں۔ اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی ہٹیں بدی۔

آمِسیۃ اللہ کی تعلیمات [صلیم حکومت کا سربراہ فقیہہ کو ہونا چاہیے]
اور فقہتا کا یہ فرضیہ ہے کہ جہاں بھی ہوں وہاں کے قوانین کا لفاظ کرنے

کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔

و آپ اس بات پر لقین رکھتے تھے کہ حقیقتاً مسلمانوں کے قائد فہماں اور اکھیں اپنی زندگی بخفیٰ یا قم کو گوشوں ہی تک جو مو نہ کھفا چاہئے اور اس کا منتظر رہنا چاہئے کہ لوگ دریافت ملک کے لیے ان کے پاس خود ہی آتے رہیں گے۔

و قائد و سربراہ کو عالمی میدان میں ہٹ گئے ٹھڑھنا چاہئے اور اصلاح و قوم و ترقی دین و مشربیت کے لیے خود اقدام کرنا چاہئے۔ اسلامی ممالک میں ظالم و جاہر حکومتوں اور ان کے اشاروں پر ناچنے والوں کے خلاف آواز حق بلند کرنی چاہئے۔

و اسلام ایک سلسل انقلابی جدوجہد کا نام ہے جس کی قیادت کی ذمہ داری انبیاءؐ و مرسیین، آئمہ طاہرین (بابیاں) اور علمائے احجاز (احرار) کے ذمہ ہے۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہا اور راجحت کہ امیر ملیزم اور دوسری اسلام دشمن طاقتلوں کے خلاف سعیٰ مسلسل ہی صور و درستہ اور ان کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھئے اور اس میدان میں جہاں مہاری معمولی غلطی بھی انقلاب کو صحیح راستہ سے ہٹا سکتی ہے۔ اس وقت تک صحیح قدم اٹھانا ممکن نہیں ہے۔

جب تک اسلامی قوانین و اصول سے واقفیت نہ ہو۔

اسلام ایک کمکمل نظام ہے جو سیاست، اقتصادیات، عمرانیات اور ہمارے ہر شعبہ حیات پر خودی ہے اور ان تمام میدانوں میں صرف عبادت کے ذریعہ (جو ہمارے نسبی فرائض میں سے ایک فرضیہ ہے) نہ آگئے بڑھایا جا سکتا ہے نہ مختلفین کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے اس لیے حضرتی ہے نظریات کا مقابلہ اپنے ان زندہ نظریات کے ذریعہ بھی کیا جائے جنکو دوام حاصل ہے اور اس نظم مختاری میں کوئی خامی اور کمی نہیں ہے۔

اپنے فرمایا کہ مون کو خدا کی راہ میں اپنے تمام ذرائع وسائل مال و دولت جانبدار ملکیت دماغ اپنی طاقت و قوت کو پورے طور پر نسبی جدوجہد میں صرف کرنا چاہیے پہاں تک کہ جب اسکا موقع آئے تو اپنی جان تک اس کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہ کرنا چاہیے اور تم اس وقت تک دے زمین سے ابؤں کو دور نہیں کر سکتے نہ ظلم و جور کو مٹا سکتے جب تک اپنی جان کو راہیت میں قربان کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار نہیں ہوتے اور جہاد بھائیے ان پیشوا یا ان دین کا دیا ہوا سبق ہے جن کی حیات اور تعالیٰ ہے ہمارے لیے بہتری ہیں ان حضرات نے قول اور فلاحیہ ثابت کر دیا ہے

کہ ہماری پوری زندگی جہاد ہے اور اس راہ میں ہم قتل ہو کے شہادت کے اس عظیم درجہ پر فائز ہوتے ہیں جو شہید کے لیے محفوظ ہے جبکہ خون کے پہلے قطرے کے گرتے ہی ہماری سخت ادریجش کی ضمانت ہو جاتی ہے اور حساب دکناب سے بری اللہ ہو جاتے ہیں۔ خدا ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر کے اور پیگنا ہ بنائے دنیا سے اکٹھاتا ہے۔ میں اس راہ میں اپنے فرالض کی اوہیگی کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتا ہوں گا (کوئی طاقت مجھے اس سے باز ہنیں سکھ سکتی) اس لیے کہ میں نے اپنی زندگی اللہ کے لیے وقف کر دی ہے اور شہداء کے قافلہ سے جا ہلوں گا۔

بعث پارٹی انسانی حقوق اور اسلامی اصول پر قیین ہنہیں کہتی، اور اسلام اور اسلامی قیادت کا خاتمہ کر دینا چاہتی ہے۔ حقیقت یہ نہیں ہے جیسا کہ پروپگنڈہ کیا جاتا ہے کہ عراق میں شیدہ اکثریت پرنسپی اقليت کا ایک گروہ بر سر حکومت ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ زدہ گلی این ابی طالب کے اصول بیان کرنے ہیں تھے ان خطاب کے اصول کا ذکر کرتے ہیں زامن کے قواعد و قوانین کی تبلیغ کر کے اُن کے احکام کو نافذ کرتے ہیں اُن کو اُن دونوں سے کوئی واسطہ نہیں اس لیے کہ حقیقتاً اُن کو اسلام ہی سے واسطہ نہیں ہے نہ اسلامی قانون کا لفاذ اُن کا مقصود ہے۔ درصل یہ مذہب اسلام ہی کو بالکل مٹا دینا چاہتے ہیں (جگہی صورت

باکھل پریل کے پیش کر رہے ہیں اور حکام کو دھکو کرو اور فریب نہ کر کے
خواہ کر سکھاں۔

بعث پارٹی لاذ بیوں، الحمد دل، مجرموں اور قاتلوں کا گردہ
ہے جو اپنے پیٹ (سماں راجوں) بالخصوص امرکیہ اور برتائیہ کی مفتیت یا
عراق میں اسلام کے خلاف اپنی کارروائیاں جاری رکھنا چاہتے
ہیں اور یہ ہر مسلمان کا شریعت ہے کہ ایسی حکومت کے قوانین کو رد
کر دیے اور ہر حکم طریقے سے بھاول کر تارتے تاکہ مختلف اسلام قائم
ظاہوں اور اسلامی قانون کی ترقی و سنجیق بتو۔

غلط نظام و نظریات (سو شلزم) کیوزم سرمایہ داری کے خلاف
نظریاتی جنگ کے لیے آیت اللہ نے اپنے وہ تحریکیار جھوڑے
ہیں جنہوں نے آپ کی نصانیف کی صورت میں ہر مسلمان کو سچ
کھو دیا ہے اور علم و داش کے میدان میں جو ان ہتھیاروں سے
سلیخ ہو گا۔ ہمیشہ فتح رہیگا اس لیے کہ آپ نے نلفہ اقتصادیات
معاشریات، معاشریات اور سیاست دیگرہ کے تمام مصنوعات
کو اسلامی قوانین فلسفہ کے مطابق پیش کر کے اپنے فرمودات
کو لازوال بنایا ہے۔